

مجلد طریق الحق

برائے 1438ھ مجری



الصلوة والسلام عليك يا سيدى يا شفيع المذنبين صلى الله عليه وسلم
على الك واصحابك يا سيدى يا خاتم النبیین صلى الله عليه وسلم

*That Ummah has no right to live whose
Holy Prophet is abused.*

(Fatawa by Imaam Maalik in Book Ash Shifaa)

طريقة الحق

امام مالک بن انس

(۹۳-۱۷۹ھ)

مَا بَقَاءُ الْأُمَّةِ بَعْدَ
شَتْمِ نَبِيِّهَا



اُس اُمت کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں،
جس کے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی توہین کی جائے۔

الثناء شریف عریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وبارک وسلم 2/223

پیشکش مرکز حسن کارکردگی

مجلہ ایڈیٹر:-

مفتی طریق الحق مفتی قمرالدین نورانی صاحب، مینیجر طریق الحق بھائی پھیرو

رابطہ:

SKYPE ID= treequlhaq, fb/ treequlhaqofficial, www. treequlhaq.com,

treequlhaq@gmail.com

طریق الحق ہیڈ کوارٹرز (مکان نمبر 1، گلی نمبر 1/5H، سردار ممتاز والی گلی، غوشیہ سٹریٹ، بہار کالونی، ڈھوک لکھن،

ڈاکخانہ صدر، تحصیل و ضلع راولپنڈی، پاکستان)، 03365088966, 03316565505, 03235040050,

03455904914, 03336106821, 03335122663, 03125013059, 3321920040,

(03225056754,

مفت ایس ایم ایس: treequlhaq follow لکھ کر 40404/9900 پہ بھیجیں۔ وٹس ایپ 03316565505

صدقہ نافلہ کلی اختیارات کے ساتھ جمع کرائیں: فیصل بینک SWIFT (BIC): FYSPKKA120,

0234006000000213

نشید طریق الحق

طریق الحق کے دیوانے شمع رسالت ﷺ کے پروانے
 ناموس رسالت کی خاطر دے دیں گے جان کے نذرانے
 طاغوت جو ہر سو درپے ہے رسول اللہ ﷺ ناموس رسالت کو ڈھانے
 اور ہم میں کتنا دم خم ہے گستاخ نبی تو کر گیا جانے
 ہم دینگے جان کے نذرانے دیں دیں گے جان کے نذرانے
 تحریک یہ ابھری ہے ہر سو چنگاری عشق کو بھڑکانے
 ہم شمع لے کر نکلتے ہیں طہ ﷺ کی روشنی پھیلانے
 تم آؤ ہم سے مل جاؤ ایمان اپنے کو چمکانے
 ہم عشق نبی ﷺ پہ کیجا ہیں جیسے تسبیح کے ہوں دانے
 طریق الحق کے دیوانے شمع رسالت ﷺ کے پروانے

فہرست

نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
1	سرپرست اعلیٰ و چیف ڈائریکٹر طریق الحق کا پیغام	7
2	طریق الحق کا تعارف	8
3	طریق الحق کی کارکردگی تا گزشتہ سال	10
4	گستاخ ویب سائٹس کے انسداد کا ایک مجموعہ (اعداد و شمار)	15
5	نئے ممبران کی اہل طریق الحق میں شمولیت	18
6	اظہار تعزیت: محسن طریق الحق شاہ تراب الحق قادری صاحب اور ممبر طریق الحق علامہ احمد علی قصوری	19
7	اقتباس: کتاب الشفاء بحقوق مصطفیٰ ﷺ	20
8	اقتباس: ناموس رسالت ادیان کی نظر میں	24
9	گزشتہ برس محفل میلاد کی تقریر	25
10	کفار کی گستاخیوں کے نت نئے انداز!	33
11	اسلامی حکمران اور گستاخ	38

43	پاکستان میں توہین رسالت کا قانون	12
48	سلسلہ - فدایانِ ناموس رسالت	13
50	آپ کا تعاون چاہیے	14
51	طریق الحق کیلئے علمائے اہلسنت کی حمایت	15
52	ممبر بننے کا طریقہ اور مجلہ ایڈیٹر، مرکزِ حُسنِ کارکردگی کی تصدیق	16

سرپرستِ اعلیٰ طریق الحق کا پیغام

سرپرستِ اعلیٰ طریق الحق، مفسرِ قرآن، شیخ الحدیث، مصنفِ کتبِ کثیرہ، پیرِ طریقت، سید ذاکر حسین شاہ سیالوی (سابق ممبر اسلامی نظریاتی کونسل) مدظلہ العالی فرماتے ہیں:

"بہت کچھ ہو چکی اجزائے ہستی کی پریشانی۔" اب ذاتی مفادات کو چھوڑیں اور اب ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ کیلئے اتفاق اور اتحاد کا مظاہرہ کریں۔

چیف ڈائریکٹر طریق الحق کا پیغام

مجاہدِ طریق الحق، بدرِ طریق الحق، سید غلام نبی بخاری سلمہ الباری و مدظلہ العالی فرماتے ہیں:

"اگر قیامت کے دن پوچھ لیا گیا کہ گستاخیاں تمہارے سامنے ہوتی رہیں تو تم نے کیا کیا؟ تو سرکار ﷺ کو کیا جواب دو گے۔"

طریق الحق کا تعارف



امام مالک رحمہ اللہ کا فتویٰ:

خلیفہ ہارون رشید نے امام مالک رحمہ اللہ سے نبی اکرم ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے والے کا حکم دریافت کیا، تو امام مالک نے فرمایا:

((ما بقاء الامة بعد شتم نبیہا.))

”اُس امت کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں جس کے نبی ﷺ کو گالیاں دی جائیں۔“

الشفاء بتعريف حقوق المصطفى صلى الله عليه وسلم : ٢٢٣/٢

طریق الحق ایک دینی عالمی تحریک ہے۔ جس کا بنیادی مقصد عالمگیر سطح پر تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ ہے۔ مفسرِ قرآن، شیخ الحدیث، مصنفِ کتبِ کثیرہ، پیرِ طریقت، سید ذاکر حسین شاہ سیالوی (سابق ممبر اسلامی نظریاتی کونسل) مدظلہ العالی، طریق الحق کے سرپرستِ اعلیٰ ہیں۔ طریق الحق کی بنیاد ۱۱ ربیع الآخر ۱۴۳۴ھ ہجری بڑی گیارہویں شریف کی شبِ جمعۃ المبارک کو ایک ولی کامل، مناظرِ اسلام، مفکرِ طریق الحق مفتی محمد میاں شیخ الحدیث مدرسہ کاظمیہ ضیاء الاسلام ملتان کی دعائے مقبول سے رکھی گئی۔

منشور:

۱۔ تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ و فروغِ عشقِ رسول ﷺ۔

۲۔ اسلام مخالف ویب سائٹس کا قلع قمع اور اسلام دشمن عناصر کا شعور۔

۳۔ اسلامی علم و تحقیق کا فروغ۔

۴۔ اسلامی رفاه عامہ۔

بی ڈی آر سی کیا ہے: [BLASPHEMY DETECTION & REACTION CELL] بی ڈی آر سی، 'مرکزِ حسن کارکردگی' کا ایک حصہ ہے، جو آن لائن گستاخانہ مواد "تحریری، تقریری، تصویری" کا تعاقب کرنے اور فوری رد عمل کرنے والا ایک عالمگیر ادارہ ہے، جہاں 24/7 آن لائن گستاخانہ لنکس کی شکایات کا بذریعہ فون اور ای میل کے ذریعے اندراج کیا جاتا ہے۔ رپورٹ کیے جانے والی گستاخیوں کی نوعیت کے مطابق مختلف اقدامات کئے جاتے ہیں۔

بی ڈی آر سی مندرجہ ذیل کام سرانجام دیتا ہے: گستاخانہ مواد کا فیس بک، یوٹیوب اور دوسری ویب سائٹس کے مالکان کو رپورٹ کرنا۔ علما و مشائخ کرام کو مطلع کرنا کہ وہ عوام میں شعور پیدا کریں۔ گستاخانہ مواد کے سدباب کے لئے متعلقہ اداروں، سرکاری عہدیداروں، PTA اور دیگر اسلامی ممالک کی ٹیلی کام ریگولیٹری اتھارٹیز کو مطلع کرنا۔ قومی و بین الاقوامی سطح پر گستاخانہ مواد کی روک تھام کو یقینی بنانے کیلئے ہر ممکن قانونی اقدامات اختیار کرنا۔

طریق الحق کے شعبے:

- ۱۔ شعبہ محفل میلاد و تقریبات
- ۲۔ شعبہ گستاخانہ ویب سائٹ بلاکنگ
- ۳۔ شعبہ شرعی امور
- ۴۔ شعبہ قانونی امور
- ۵۔ شعبہ فائننس
- ۶۔ شعبہ مارکیٹنگ

مرکزِ حسن کارکردگی

طریق الحق کی بلاکنگ سروس:

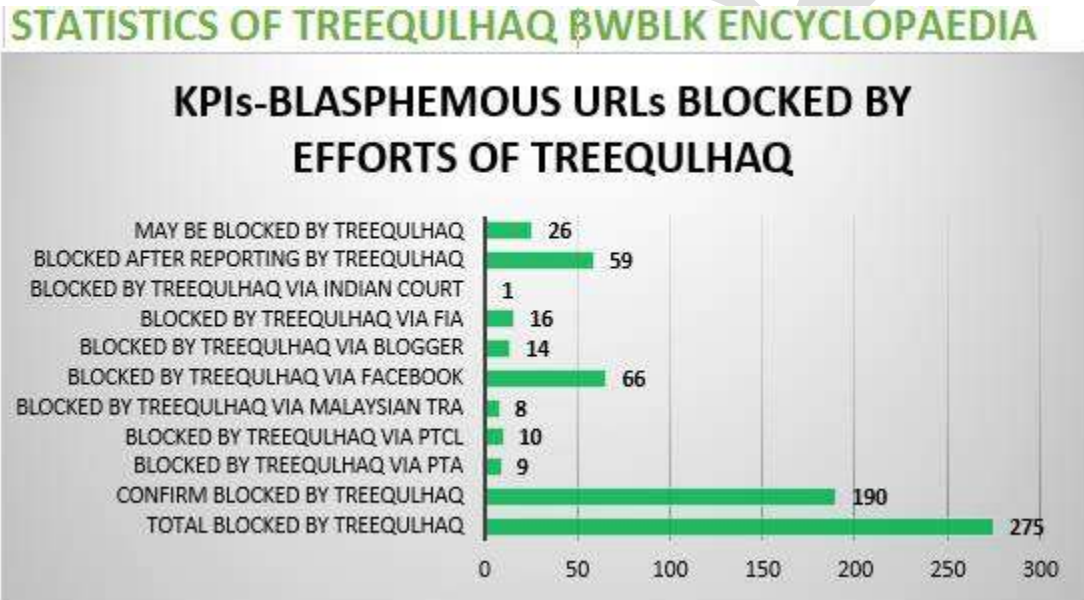
گستاخ ویب بلاک کرانے کے لئے چوبیس گھنٹے سروس۔ کوئی گستاخی یا گستاخ ویب سائٹ دیکھیں تو فوراً یہاں اطلاع دیں:-

یا treequlhaq@gmail.com یا [http://treequlhaq.com/report-blasphemy/](https://treequlhaq.com/report-blasphemy/) یا [fb/treequlhaqOfficial](https://treequlhaqOfficial)

03365088966

طریق الحق کی کارکردگی تا 1437 ہجری

1۔ ہم پی ٹی اے کے ذریعے کئی گستاخانہ ویب سائٹس کو بلاک کروا چکے ہیں اور مزید بھی کروا رہے ہیں۔ دیگر ممالک میں بھی گستاخانہ ویب سائٹس کو بلاک کروانے کے لئے کام زور و شور سے جاری ہے۔



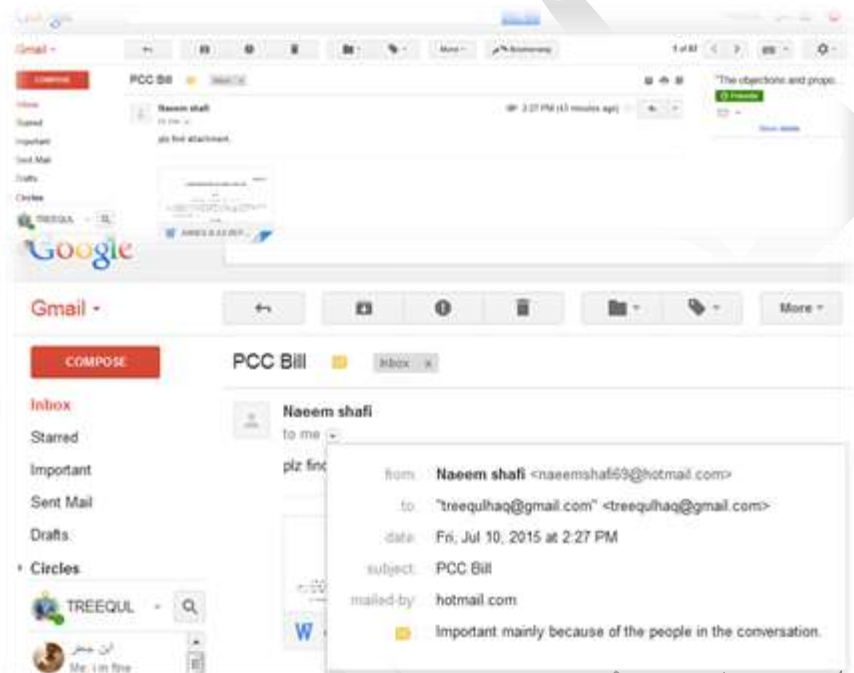
2۔ الحمد للہ طریق الحق کو یہ شرف حاصل ہے کہ تاریخ پاکستان میں پہلی مرتبہ انٹرنیٹ گستاخانہ خاکوں کے خلاف، ایف آئی اے سائبر کرائم ونگ میں رپورٹ درج کروائی۔

3۔ طریق الحق وہ واحد تنظیم ہے جس نے انسداد الیکٹرانک ایکٹ میں گستاخانہ خاکوں کی روک تھام کیلئے ترمیم پیش کر کے حکومت کو رضامند کیا۔ ان ترمیم کی تعریف و تائید امیر جماعت اہلسنت پاکستان محترم سید شاہ تراب الحق قادری سمیت کثیر علمائے کی۔

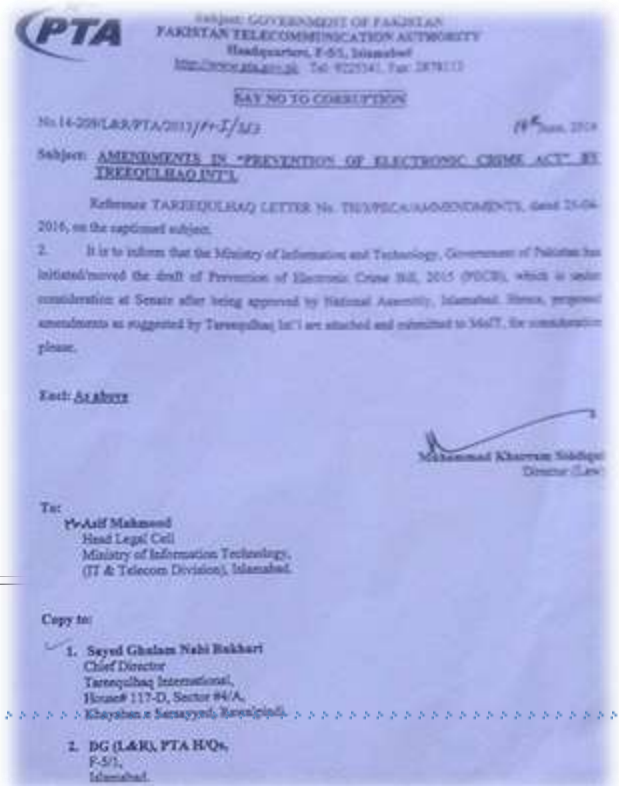
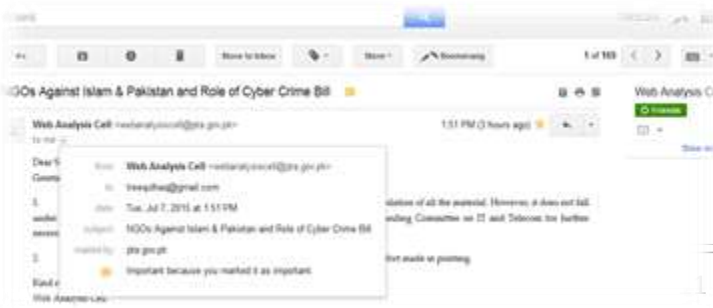
4۔ طریق الحق نے حکومت کو ۲۹۵ سی کے ساتھ نیت کی غلط شق لگانے اور کئی گستاخ موویز موجود ہونے کے باوجود یوٹیوب کھولنے پہ متنبہ کیا۔

مجله طریق الحق (العلمی)

5- طریق الحق نے اسلام و پاکستان مخالف این جی اوز اور ان کے سابر کرائم بل پر اثرات کو بے نقاب کیا، ۳ ہزار گستاخ ویب سائٹس بلاک کرانے کیلئے حکومت کے ۳۵ اداروں سے رجوع کیا، جسر حکومت اور پی ٹی اے نے تعریف بھی کی اور کہا کہ ہمیں طریق الحق نے زبان اور جرأت دے دی ہے۔



طریق الحق کو وزیر اعظم پاکستان آفس کی جانب سے انسداد الیکٹرک کرائم ایکٹ میں ترامیم کیلئے ملنے والی ای میل



طریق الحق کیلئے پی ٹی اے کی تعریف و تائید

6- انڈیا میں طریق الحق کے چیف ڈائریکٹر جناب مہران قادری ایک نہایت گستاخانہ ویب سائٹ کو کورٹ آرڈر کے ذریعے بلاک کروانے میں کامیاب ہوئے۔ علاوہ ازیں پاکستان میں بھی اس گستاخانہ ویب سائٹ کو پی ٹی اے کے ذریعے بلاک کرایا جا چکا ہے۔ الحمد للہ علی ذالک۔

7- آن لائن انٹرنیشنل طریق الحق محفل میلاد ۱۲ ربیع الاول کو ۱۲ گھنٹے کے لئے انٹرنیٹ پہ منعقد کی جاتی ہے۔ طریق الحق کو یہ خاص شرف حاصل ہے کہ اس نوعیت کی یہ پوری دنیا میں پہلی کاوش ہے۔ اس جدید طرزِ حسنہ کی موجد طریق الحق ہے۔ اس میں بیک وقت کئی لوگوں نے کئی ممالک سے شرکت کر کے نعت خوانی کا شرف حاصل کیا جن میں مدینہ شریف سے گنبدِ خضراء کو دیکھتے ہوئے، مکہ معظمہ، انگلینڈ، کمالیہ، لاہور، لاڑکانہ، ممبئی، امریکہ، دبئی وغیرہ سے لوگوں نے شرکت کی۔

8- طریق الحق تحریک لبیک یا رسول اللہ ﷺ کے بانیان میں سے ہے۔

9- طریق الحق نے غازی ممتاز قادری شہید کی رہائی کیلئے مختلف پلیٹ فارمز پر آواز اٹھائی (مثلاً علامہ احمد علی قصوری اور ملی مجلس شرعی کی سرکردگی میں تحفظ شریعت کانفرنس وغیرہ) اور رسائل لکھے۔ یکے کر

10- خلیل گستاخ (جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو جھٹلاتا اور نازیبا کلمات کہتا تھا) کو سرپرست و مفکرِ طریق الحق نے حوالہ پو لیس کیا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

11- طریق الحق نے، اسلام مخالف این جی اوز کو حکومت کے 35 اداروں کو بھیج کر بے نقاب کیا:



7- مفتی طریق الحق علامہ قمر الدین نورانی، مینیجر طریق الحق بھائی پھیر، ایڈیٹر مجلہ ہذا کا انٹرویو:





یہود و نصاریٰ اسلام کی مختلف جارحانہ انداز اپنا کر مسلمانوں کی دل آزادی کر رہے ہیں

تھوکت پر دباؤ ملنے کے باوجود مسلمانوں کے دل آزادی کے لیے کوششیں جاری ہیں۔ یہودیوں اور مسلمانوں کے درمیان کشیدگی کے باوجود مسلمانوں کے دل آزادی کے لیے کوششیں جاری ہیں۔ یہودیوں اور مسلمانوں کے درمیان کشیدگی کے باوجود مسلمانوں کے دل آزادی کے لیے کوششیں جاری ہیں۔

29

ہائیں جماعت اہل سنت پھول کھر کے جزل بیکری مولانا علامہ محمد قمر الدین نورانی نے مقامی مسلمانوں سے گفتگو کرتے ہوئے بتائیں اس موقع پر معروف نعت گو شاعر عبدالحمید نظامی اور طریق الحق انٹر نیٹس کے ممبران بھی موجود تھے۔ انہوں نے بتایا کہ مسلمانوں کے دل آزادی کے لیے کوششیں جاری ہیں جن کی سرپرستی دینا بھر کے وہ خود و یہود اور مسیحائی کر رہے ہیں جو مسلمانوں کو ایک گمراہی برداشت نہیں کرتے۔ وہ بہت سے اکاؤنٹس اور بکھیر کے ذریعے ہر گھمبلی اسلام کے خلاف مواد جاری کر رہے ہیں جو عالم اسلام کیلئے بہت بڑا المیہ ہے۔ انہوں نے اس بات پر گہرے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج تک نہ تو ہماری اسلامی حکومت نے اس کے خلاف کوئی عملی کارروائی کی اور نہ ہی حساس اداروں نے اس طرف کوئی غامض توجہ کی۔ انہوں نے کہا کہ حکومتی قانونی ادارے خاموشی کرنا چاہتے ہیں کی بجائے ان کے خلاف عملی کارروائی کرتے ہوئے ایسے سنگسار و شکنجے اور بکھیر کو ہمیشہ کیلئے بند کریں اور ان کے چلانے والوں کے خلاف قوی آسلی اور عالمی سطح پر آواز اٹھائیں۔ ہماری اسلامی حکومت اور عالم اسلام کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے درپے ہوئے اپنے خلافی آقاؤں (یہود نصاریٰ) کا کفر فرشتہ کرنے کی بجائے حکم موز پناہ کے خلاف عمل کر کارروائی کریں۔

7- چیف ڈائریکٹر طریق الحق سید غلام نبی بخاری کا دورہ مظفر آباد:



BWEBLOCK ENCYCLOPAEDIA LASPHEMOUS

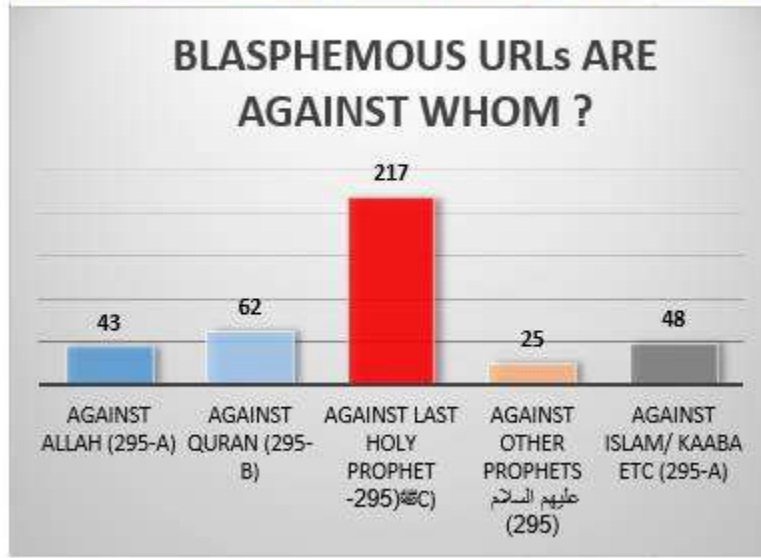
گستاخ ویب سائٹس کے انسداد کا ایک مجموعہ (اعداد و شمار)

اعداد و شمار کے مطابق کم و بیش 13000 گستاخ لنکس جمع کئے گئے ہیں۔ بی ڈی آر سی میں آن لائن رپورٹ ہونے والے تمام گستاخانہ مواد خصوصاً ویب سائٹس کو ہر لحاظ سے دیکھا جاتا ہے۔ بنیادی طور پر گستاخانہ مواد کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے :

1. تحریری طور پر گستاخی
 2. تقریری طور پر گستاخی (آڈیو)
 3. تصویری طور پر گستاخی (کارٹون، ویڈیو)
- ان اقسام کو مزید ہر گستاخی کی نوعیت کے حساب سے الگ الگ کیا گیا ہے۔ مثلاً اللہ عز و جل، قرآن مجید، حضرت محمد ﷺ، اسلام، کعبہ مشرفہ کے خلاف اور فحاشی پر مشتمل وغیرہ۔

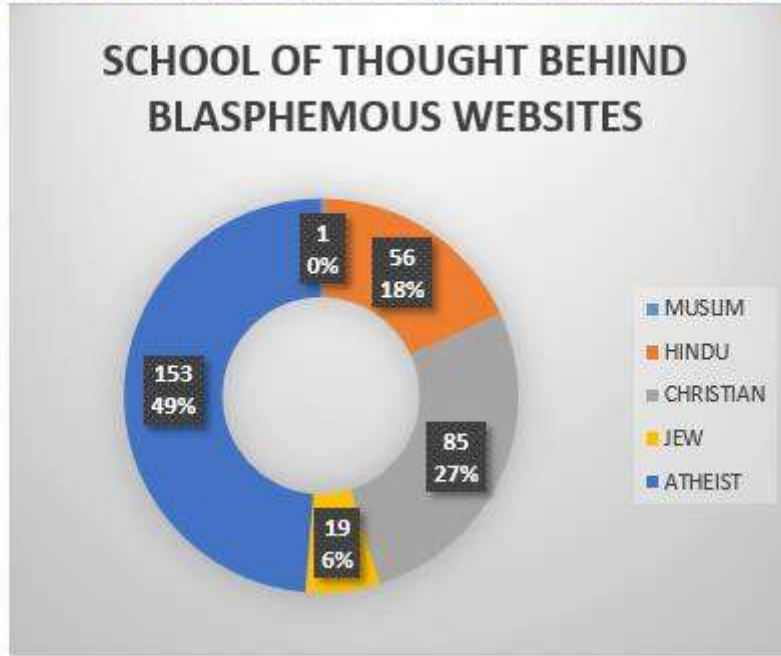
مندرجہ ذیل اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ کتنے لنکس اللہ عزوجل، قرآن مجید، حضرت محمد ﷺ، اسلام اور کعبہ مشرفہ کے خلاف گستاخانہ مواد پر مشتمل ہیں:-

STATISTICS OF TREEQULHAQ BWBLK ENCYCLOPAEDIA



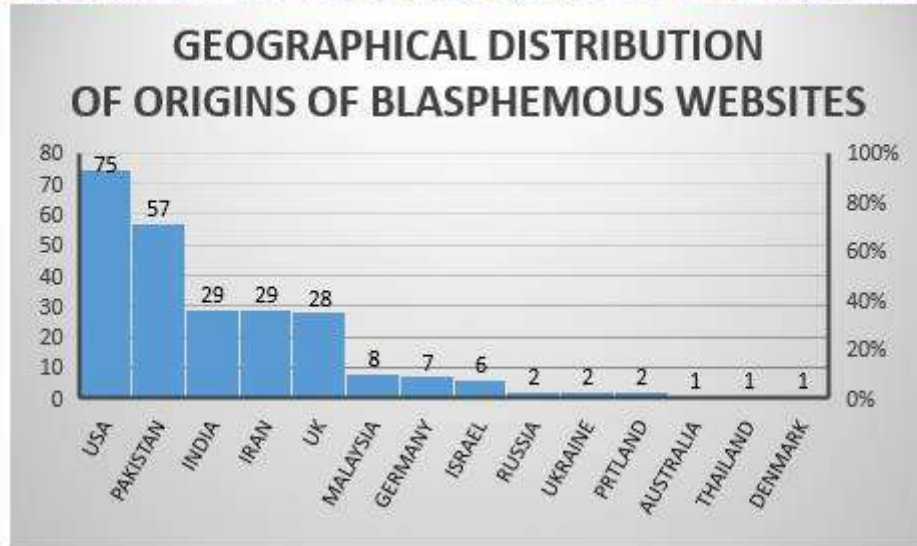
مندرجہ ذیل اعداد و شمار سے پتا چلتا ہے کہ کس مذہب کے سب سے زیادہ گستاخ ہیں:-

STATISTICS OF TREEQULHAQ BWBLK ENCYCLOPAEDIA



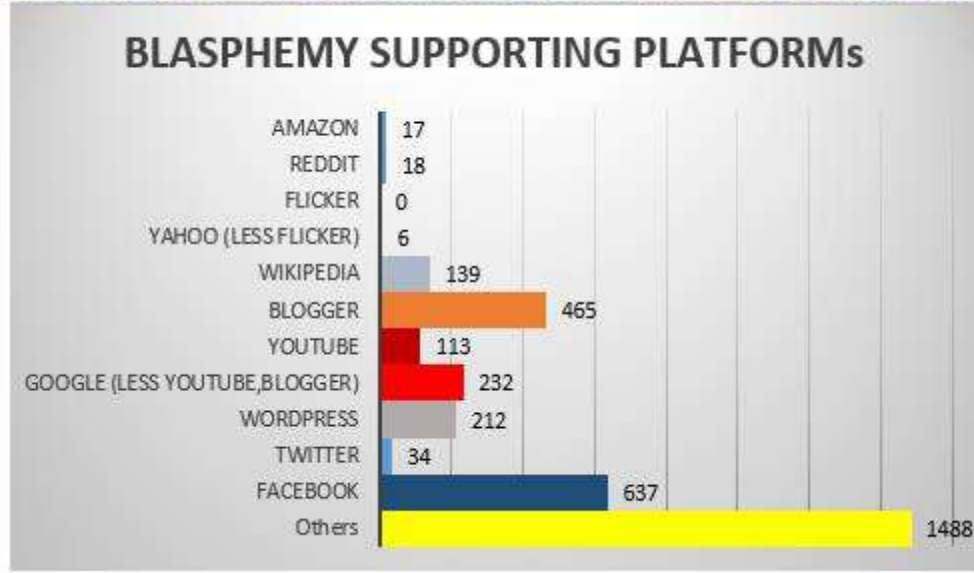
مندرجہ ذیل اعداد و شمار سے پتا چلتا ہے کہ سب سے زیادہ گستاخ امریکہ میں بستے ہیں اور زیادہ پریشان کن امر یہ ہے کہ پاکستان سے بھی گستاخ بیج ابھر رہے ہیں:-

STATISTICS OF TREEQULHAQ BWBLK ENCYCLOPAEDIA

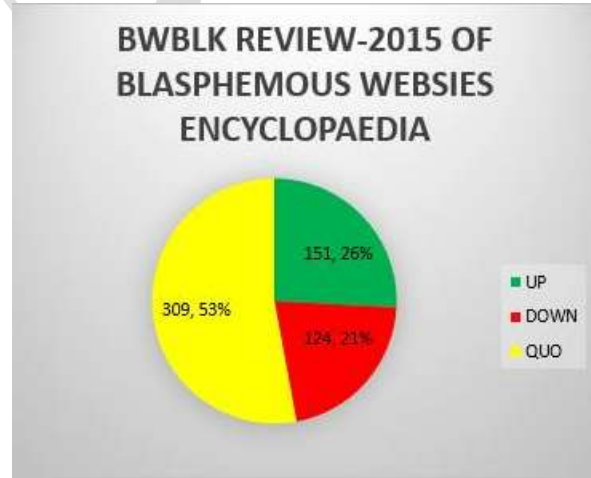
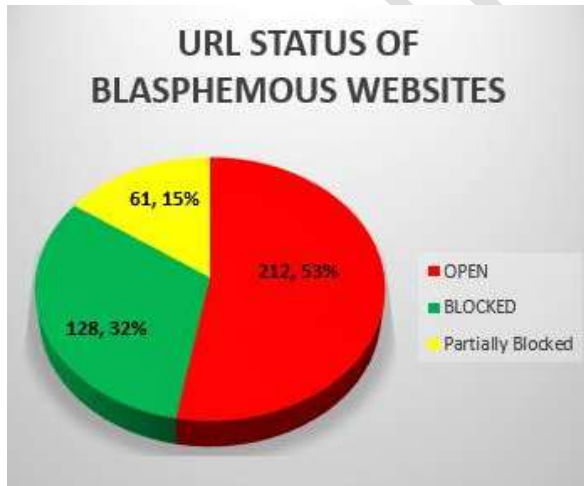


مندرجہ ذیل اعداد و شمار میں دکھایا گیا ہے کہ گوگل اور فیس بک گستاخی میں سب سے آگے ہیں:-

STATISTICS OF TREEQULHAQ BWBLK ENCYCLOPAEDIA



مندرجہ ذیل اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ کتنے لنکس بلاک ہیں اور کتنی کھل رہے ہیں۔ ظاہر ہو رہا ہے کہ زیادہ لنکس پی ٹی اے کے بلاک نہ کرنے کی وجہ سے اوپن ہیں:-



نئے ممبران کی اہل طریق الحق میں شمولیت

1- 'محترم و مکرم خطیب شعلہ بیان محسن اہلسنت محافظ ناموس رسالت حضرت علامہ مولانا ادریس صاحب مدظلہ العالی خطیب جامع مسجد کہوٹہ، ڈائریکٹر ابلاغ طریق الحق' نئے ممبر بنے:



طریق الحق خبریں: 4 فروری 2016 کو چیف ڈائریکٹر کی سربراہی میں کاروانِ طریق الحق کہوٹہ کی طرف رواں دواں ہوا۔ وہاں علامہ ادریس ہاشمی جامع مسجد کہوٹہ اور کچھ اور علما سے ملاقات ہوئی۔ علامہ ادریس جو کہ اہم اے اسلامیات بھی ہیں انہوں نے خوب آؤ بھگت کی، طریق الحق کی ممبر شپ بھی حاصل کی اور کئی اور ممبر بنانے اور ہر ماہ گیارہویں پہ بلانے کا کہا۔ انہوں نے اور ایک اور عالم نے انسداد الیکٹرانک کرائم ایکٹ میں طریق الحق ٹریمیم کی پرزور حمایت کی اور تاثرات دئیے۔ محترم علامہ ادریس ہاشمی صاحب کی ذرہ نوازی کہ بڑی بڑی تنظیمات نے رابطے کئے مگر ممبر نہ بنے جبکہ طریق الحق کا ممبر شپ فارم خود طلب کیا۔ انہوں نے بہت قیمتی مشورے بھی دئیے اور فرمایا کہ 'میں طریق الحق کیلئے 24 گھنٹے حاضر ہوں'۔ حق طریق الحق

2- 'محترم و مکرم شیخ الحدیث محافظ ناموس رسالت حضرت علامہ مولانا مفتی پروفیسر ظفر جلالی صاحب مدظلہ العالی، جامع اسلام آباد' نئے ممبر بنے:



اظہارِ تعزیت

محسن طریق الحق حضرت علامہ شاہ تراب الحق قادری رحمۃ اللہ علیہ

چیف ڈائریکٹر طریق الحق نے فرمایا: "شاہ تراب الحق صاحب نے ناموس رسالت کی خاطر طریق الحق کا اس کٹھن وقت میں ساتھ دیا جب سب ساتھ چھوڑ گئے۔ وہ یقیناً پاکستان کے سب سے بڑے عالم، حق پر ڈٹ جانے والے، پاسبانِ اہلسنت اور محسن طریق الحق تھے۔ اللہ ان کو غریقِ رحمت کرے اور کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔"

ممبر طریق الحق علامہ احمد علی قصوری

محترم و مکرم احمد علی قصوری دومرتبہ نزد طریق الحق ہیڈ کوارٹر آئے۔ لاہور میں کاروانِ طریق الحق ان کے گھر بھی گیا۔ انھوں نے بہت شفقت فرمائی اور ممبر بھی بنے۔ انھوں نے فرمایا "مجھے طریق الحق کا کام دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہے۔" ان کی وفات کا نہایت دکھ ہے۔ ہمارا قیمتی ممبر ہم سے جدا ہو گیا۔ اللہ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔

اقتباس: کتاب الشفاء بحقوقِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

از قاضی عیاض اندلسی رحمۃ اللہ علیہ

اور محققین علماء نے اس کی ممانعت کو آپ ﷺ کی زندگی کی مدت پر محمول کیا ہے۔ اور آپ ﷺ کی وفات کے بعد اجازت دے دی ہے۔ کیونکہ وہ سبب جاتا رہا۔ اور اس حدیث میں علماء کے چند مذہب ہیں۔ یہ ان کے ذکر کا موقع نہیں۔ اور جو ہم نے ذکر کیا ہے وہ جمہور کا مذہب ہے۔ اور انشاء اللہ یہی صواب ہے۔ اور یہ بطریق تعظیم و

توقیر اور استعجاب ہے۔ حرام نہیں ہے۔ اس لئے اپنے نام کے رکھنے کو منع نہیں فرمایا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پکارنے سے منع فرمایا ہے۔ اور یہ فرمایا ہے کہ۔

لَا تَعْمَلُوا مَعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَلِمَاءَ بَيْنَكُمْ بَعَثْنَا - (پ ۱۸ ع ۱۵)

ترجمہ: رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔

اور مسلمان آپ کو یا رسول اللہ یا نبی اللہ کہہ کے ہی پکارا کرتے تھے۔ اور بعض لوگ بعض حالات میں آپ کو ابو القاسم کنیت سے پکارا کرتے تھے۔

اور انس رضی اللہ عنہ نے بیشک وہ حدیث روایت کی ہے کہ جو آپ کے نام پر نام رکھنے کی کراہت اور اس سے بچنے پر دلالت کرتی ہے۔ جبکہ اس کی تعظیم نہ کی جائے۔ اور فرمایا کہ تَسْمُونَ لَوْلَا نَكُم مَّحَمَّاتٌ ثُمَّ نَلْعَنُوهُمْ تم لوگ اپنی اولاد کا نام محمد رکھتے ہو۔ اور پھر ان کو لعنت کرتے ہو۔

روایت کی گئی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل کوفہ کو لکھا کہ کسی

اور صواب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد آپ کا اسم اور آپ کی نسبت سب جائز ہے۔ کیونکہ صحابہ اس پر متفق ہیں۔ اور ان میں سے ایک جماعت نے اپنے بیٹے کا نام محمد اور اس کی کنیت ابو القاسم رکھی ہے۔

اور روایت کی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو اس کی اجازت دی تھی۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ ممدی کا یہی نام اور یہی کنیت ہو گی۔ یعنی محمد اور ابو القاسم۔ اور جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بعض بچوں کا یہ نام رکھا ہے۔ محمد بن طلحہ۔ محمد بن عمرو بن حزم۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مَا تَرَوْا أَحَدَكُمْ أَنْ يَكُونَ فِي بَيْتِهِ مُحَمَّدٌ وَ مُحَمَّدٌ ابْنٌ وَ ثَلَاثَةٌ تَمُّوا كَمَنْ كَمَحَ حَرْجَ نَحْسٍ کہ تمہارے گھر میں ایک محمد دو محمد اور تین محمد ہوں۔

بعض علماء کہتے ہیں۔ بلکہ اس میں لفظ کی مشارکت ہے۔ کیونکہ اس کلمہ کا یسود کے نزدیک یہ معنی ہے۔ اسع ولا سمعت یعنی وہ سن کہ جو نہ سننے کے قتل ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس میں قلت ادب اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عدم توقیر و عدم تعظیم ہے۔ کیونکہ انصار کی لغت میں اس کا معنی یہ ہے۔ کہ اگر تم ہماری رعایت کرنا گے تو ہم بھی کریں گے۔ تب وہ اس سے منع کئے گئے۔ اس لئے کہ اس کا مضمون یہ ہے کہ وہ اسی وقت آپ کی رعایت کریں گے۔ جب آپ ان کی رعایت کریں گے۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر حال میں واجب الرعايت ہیں۔ اور دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کنیت رکھنے سے منع فرمایا۔ اور فرمایا۔۔ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَوُوا بِكُنْيَتِي میرا نام رکھ لو۔ لیکن میری کنیت نہ رکھو۔ اس میں آپ نے اپنے نفس کی حفاظت اور اپنی تکلیف کا بچاؤ فرمایا ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کو جواب دیا تھا۔ جس نے یا ابا القاسم کہہ کر پکارا تھا۔ تو اس شخص نے آپ سے کہا۔ کہ میرا مطلب آپ سے نہیں۔ میں نے تو اس شخص کو بلایا ہے۔ تب آپ نے اپنی کنیت رکھنے سے منع فرما دیا۔ تاکہ آپ کو اس شخص کے جواب دینے کی تکلیف نہ ہو۔ جو آپ کو نہیں پکارتا (یعنی جیسا کہ اوپر ہوا کہ غیر کو پکارا اور آپ بول اٹھے)۔

اور منافق بنی کرنے والے اس کو آپ کی ایذاء اور حقارت کا ذریعہ بنایا کرتے تھے۔ اور آپ کو پکارا کرتے تھے۔ اور جب آپ متوجہ ہوتے۔ تو کہہ دیتے کہ ہم تو اس دوسرے کا ارادہ کرتے تھے۔ اس سے صرف آپ کے حق کی کسر شان و حقارت منظور تھی۔ جیسے کہ مسخری لوگ کیا کرتے تھے۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر طرح سے اپنی حفاظت کی۔

وَقَالُوا لَا تَزِدْ لِلرَّسُولِ شَيْئًا وَلَا تَقْصُرْ مِنْهُ شَيْئًا ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهِ أَهْلُ الْأَنْبِيَاءِ ۚ وَلَئِنْ كُنَّا إِلَّا لَمَعَابٍ أُنْقَاةٍ (پ ۱۰ ع ۱۳)

ترجمت اور جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔
اور فرمایا۔

مَلِكًا لَكُمْ لَا تَوْذَّوْا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا تَنكِحُوا أَزْوَاجَهُ ۚ مِنْ بَعْدِهِ أَبْنَاءٌ إِنَّ فَالِكُمْ كَانَ
عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا (پ ۱۲ ع ۴)

ترجمت تمہیں نہیں پہنچتا کہ رسول اللہ کو ایذا دو اور نہ یہ کہ ان کے بعد کبھی ان
کی بیویوں سے نکاح کرو بے شک یہ اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے اشارۃ طرز کرنا بھی حرام کہا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاٰنَا وَقُولُوا نَنْظُرُنَا وَاسْمَعُوا وَلْيَكْفِرِينَ ۚ عَذَابٌ إِلَيْنِمْ

(پ ۱ ع ۴)

ترجمت اے ایمان والو! راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں
اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

کیونکہ یہودی آپ کو کہا کرتے تھے۔ کہ اے محمد راعنا یعنی ہماری طرف کلن
لگائیں۔ ہماری باتیں سنیں۔ اور اس سے ایک بات کی طرف اشارہ کرتے تھے۔ اور ان
کا مطلب اصلی رعوت ہوتا تھا تب اللہ تعالیٰ نے مومنین کو ان کی تشبیہ سے منع
فرمایا۔ اور اس ذریعہ کو قطع کر دیا تاکہ اس کے سبب کافروں منافق آپ کو گھل دینے اور
آپ سے استہزاء کرنے میں ذریعہ نہ بنائیں۔

اقتباس کتاب: ناموس رسالت ادیان کی نظر میں

طریق الحق

گزشتہ برس محفل میلاد کی تقریر

طریق الحق مرکزی محفل میلاد ۲ جنوری ۲۰۱۶ میں 'محترم و مکرم خطیب شعلہ

بیان محسن اہلسنت محافظ ناموس رسالت حضرت علامہ مولانا ادریس صاحب

مدظلہ العالی خطیب جامع مسجد کہوٹہ، ڈائریکٹر ابلاغ طریق الحق

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين و على اله و اصحابه الطيبين الطاهرين - اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم - بسم الله الرحمن الرحيم

و رفعنا لك ذكرك

قال النبي ﷺ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَ النَّاسِ أَجْمَعِينَ

قال الله تبارك وتعالى في شان حبيبہ ان الله و ملائكتہ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوا تَسْلِيمًا

اللهم صل على سيدنا و مولانا محمد و على ال سيدنا محمد و بارك وسلم و صل عليه

صلوة و سلاما عليك يا سیدی یا رسول الله و علی الک و اصحابک و عترتک یا سیدی یا حبيب الله

اللہ رب العزت اپنے بندے اور اپنے محبوب ﷺ کے غلام پہ جب کرم فرماتا ہے تو اس کو نعمت (بیٹا) عطا ہوتی ہے یا رحمت (بیٹی) عطا ہوتی ہے۔ بندہ کوشش کرتا ہے کہ اسے کوئی اچھا حافظ، قاری، علامہ یا کوئی نیک بندہ مل جائے تاکہ آقا ﷺ کی سنت ادا ہو اور میرے بیٹے یا بیٹی کے کان میں جو پہلی آواز جائے وہ ہو اللہ اکبر۔ یعنی سب سے پہلی آواز پڑی کہ اللہ سب سے بڑا ہے۔ وقت گزر تا گیا، چند ساعتیں تھیں، کچھ سال تھے، آگے لاش ہے پیچھے لوگ کھڑے ہیں، امام صاحب سلام پھیرنے سے پہلے جو آخری الفاظ بولتے ہیں وہ ہیں اللہ اکبر۔ گویا کہ اس کو بتا دیا ہے کہ جس نے بھیجا ہے اور پھر واپس بلا لیا ہے، وہ سب سے بڑا ہے۔ سوچ پیدا ہوتی ہے کہ جو بڑا ہوتا ہے اسکے کام بھی بڑے ہوتے ہیں۔ میں اپنی مثال دوں گا: میں نے دیکھا سورج نکلتا ہے غروب ہوتا ہے، میں نے سوچا بڑا کام ہے، مولا تیرے سوا کوئی کر نہیں سکتا، گویا جو آواز آتی ہے، بڑا ہے پر اتنا بھی بڑا کام نہیں کہ خود کروں فرشتوں کی ڈیوٹی لگائی ہوئی ہے۔ اے مالک! چاند، ستارے، ہوائیں، بارش، بادل ہیں۔ گویا جو آواز آتی ہے، بڑا ہے پر اتنا بھی بڑا کام نہیں کہ خود کروں فرشتوں کی ڈیوٹی لگائی ہوئی ہے۔ آسمان کھڑا ہے بغیر ستون ہے، کوئی تو تھامے ہوئے ہے۔ گویا جو آواز آتی ہے، کام بڑا ہے پر اتنا بھی بڑا کام نہیں کہ خود کروں فرشتوں کی ڈیوٹی لگائی ہوئی ہے۔ پہاڑ کے اندر چھوٹے ریگتے کیڑے کو رزق تو دیتا ہے۔ گویا جو آواز آتی ہے، کام بڑا ہے پر اتنا بھی بڑا کام نہیں کہ خود کروں میکائل کی ڈیوٹی لگائی ہوئی ہے۔ تو پھر اے مالک وہ کونسا بڑا کام ہے جو تو کرتا ہے۔ گویا جو آواز آتی ہاں ایک کام بڑا کیا ہے کہ اپنے محبوب ﷺ کے نور کو پیدا فرمایا ہے۔ سوال کیا مولا جب نور مصطفیٰ ﷺ بنایا تو تیسرے کو کیوں نہ شامل فرمایا؟ گویا آواز آتی ہے کہ تیسرا کوئی ہے ہی نہیں۔ ایک میں ہوں دوسرا نور مصطفیٰ ﷺ ہے۔ مولا دوسرا کوئی کام بڑا؟

گویا فرمایا ہاں، جو بنایا تھا اس پر درود بھیج رہا ہوں یعنی رحمت برسا رہا ہوں۔ پتا نہیں کب سے اللہ درود بھیج رہا ہے اور کب تک بھیجتا رہے گا، نہ کسی کو ابتدا کا پتا ہے نہ انتہا کا۔ اللہ نے چھ دنوں میں کل کائنات بنائی، چاہتا تو ایک لمحے میں بھی بنا سکتا تھا، مگر چھ دنوں میں بنائی ہے تو ستھری کر کے بنائی ہے۔ لیکن جو کام کیا ہے سب سے بڑا وہ یہ ہے کہ نورِ مصطفیٰ ﷺ بنایا ہے۔

یا مصطفیٰ خیر الوری ﷺ تیرے جیسا کوئی نہیں

کنوں کو اس تیرے جیسا تیرے جیسا کوئی نہیں

گودی وچ لے کے سرکار ﷺ نون سونے مٹھل منٹھار نون

آکھے حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا تیرے جیسا کوئی نہیں

اقصیٰ دے وچ مقتدی تیرے پڑھ کے نماز چھ تیرے

(گویا) نبیاں علیہم السلام نے وی ایہو کہیا تیرے جیسا کوئی نہیں

حمد و صلاۃ کے بعد

انتہائی واجب الاحترام ساداتِ کرام (چیف ڈائریکٹر طریق الحق انٹرنیشنل پیر طریقت رہبر شریعت سید غلام نبی بخاری مدظلہ اور نقیب محفل وغیرہ)، معززین علاقہ، نوجوانو، مستقبل کے معمارو، عزیز بچو یعنی جمیع غلامانِ مصطفیٰ ﷺ۔

تھوڑا سبق جو میں نے یاد کیا ہے وہ بیان کروں گا۔ علماء اور قبلہ شاہ صاحب (چیف ڈائریکٹر طریق الحق انٹرنیشنل پیر طریقت رہبر شریعت سید غلام نبی بخاری مدظلہ) موجود ہیں، قبلہ شاہ صاحب کے گھر کی بات ہے۔ یہ میری تصحیح کر دیں گے۔ باقی لوگوں سے جنکو بھولا ہوا ہے وہ یاد کر لیں گے۔

طریق الحق جو ایک تنظیم ہے آپ کی، جسکے چیف ڈائریکٹر سید غلام نبی بخاری شاہ صاحب ہیں اور دیگر دوست ممبر ہیں، میں سب سے پہلے انکو مبارکباد پیش کرتا ہوں، کہ انہوں نے پوری دنیا میں وہ بیڑا اٹھایا ہے، جو اس سے پہلے کسی نے نہیں اٹھایا۔ نہیں کسی نے اٹھایا! شاید اٹھایا ہو تو میرے علم میں نہیں، لیکن میرے خیال میں منظر عام پہ نہیں آیا۔ کوئی انٹرنیٹ پہ میرے نبی ﷺ کی گستاخی کرے، چاہے وہ کسی بھی صورت میں ہو، وہ تصویر کی صورت میں ہو، آڈیو، ویڈیو کی صورت میں ہو، تو ان کا کام ہے اسکو انٹرنیٹ پہ بلاک کر دینا اور اس کو ختم کرنے کی کوشش کرنا۔ یہ ایسا بیڑا انہوں نے اٹھایا ہے، میں سمجھتا ہوں یہ انہوں نے نہیں اٹھایا ہے بلکہ مصطفیٰ ﷺ نے ان کو چن لیا ہے۔ یہ میرے آقا ﷺ نے انکو چن لیا ہے۔ رب جسے چن لیتا ہے، رب کا پیارا محبوب ﷺ جسے چن لیتا ہے، اسکی ڈیوٹی لگا دیتا ہے۔ میں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے انکو مبارکباد پیش کرتا ہوں، انکی کامیابی کیلئے ان شاء اللہ تعالیٰ تادم زیت دعا کرتا رہوں گا کہ اللہ انھیں کامیابیاں عطا فرمائے۔

اولوگو! ایک شخص نے گستاخی کی۔ میرے نبی ﷺ نے فرمایا (جسکا مفہوم ہے) اسے اصل جہنم کر دو۔ رات کو یہ بات ہوئی، صبح ناپینا شخص میرے نبی ﷺ کا غلام آقا ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں نے رات کو اسکا کام تمام کر دیا۔ سیدنا صدیق ابو بکر، سیدنا عمر فاروق، سیدنا

عثمان غنی، سیدنا علی المرتضیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین سارے موجود ہیں۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا (مفہوم) دیکھو یہ نابینا کام کر گیا ہم سوچتے ہی رہ گئے۔ سیدنا صدیق ابو بکر رضی اللہ عنہ بولے (مفہوم) یہی تو آنکھوں والا ہے اسے نابینا کون کہتا ہے۔

دوستان محترم! اہل طریق الحق نے بہت بڑا بیڑا اور بہت بڑی ذمہ داری اٹھائی ہے۔ اور یہ ایسے نہیں کوئی کر سکتا جب تک خدا کا فضل بھی نہ ہو، مصطفیٰ ﷺ کی رحمت بھی نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے اس مشن میں کامیابی عطا فرمائے۔ میری دعا ہے کہ اللہ بڑے بڑے نامور مشائخ کو، بڑے بڑے نامور علماء کو اور نامور بڑے بڑے گدی نشینوں کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ وہ ان کے ساتھ تعاون کریں اور یہ بیڑا آگے چلے۔

قرآن بھیجنے والا خدا، لانے والا جبریل امین، اور لینے والے مصطفیٰ ﷺ۔ میرے آقا ﷺ غار حرا میں ہیں، جبریل امین لایا، مصطفیٰ ﷺ نے لے لیا، غار ثور میں ہیں، جبریل امین لایا، مصطفیٰ ﷺ نے لے لیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں لے کے آیا، میرے آقا ﷺ نے لے لیا، سفر میں ہیں لے لیا، حضر میں ہیں لے لیا، بدر میں لے لیا، جہاں جہاں بھی ہیں جبریل امین لاتا رہا، آپ ﷺ لیتے رہے، یہاں تک کہ جبریل امین لایا کھلی عصا، آپ ﷺ نے فرمایا عَلِمْتُ عَلِمْتُ میں جان گیا، میں جان گیا، میں جان گیا۔ جبریل امین نے فرمایا گویا سونٹریاں یہ جو میں ابھی لایا ہوں میں نہیں جانا آپ ﷺ کیسے جان گئے؟۔ جواباً آپ ﷺ نے فرمایا گویا اپنے کم نل کم رکھ، جبریل چھڑاے جانے پیچھن آلاتے جانے لین آلا۔ سبحن اللہ آپ ﷺ اتنا جاننے والے ہیں۔ قاضی عیاض مالکی اندلسی رحمۃ اللہ علیہ شفا شریف میں لکھتے ہیں؛ پہلے کبھی نہ ہوا لیکن آج ایک آیت ایسی آگئی کہ جبریل امین لے کے واپس جانے لگے تو آپ ﷺ نے جبریل امین کو روک لیا، فرمایا (مفہوم) آج جو لایا ہے جا کر پوچھ اسکا مطلب کیا ہے؟ میرے ذکر کی بلندی سے مراد کیا ہے؟ وہ آیت تھی و رفعنا لک ذکرک ((اے حبیب ﷺ)) اور ہم نے آپ کا ذکر آپ کی خاطر بلند کر دیا ہے (مفہوم)۔ جبریل امین کے پوچھنے پر اللہ نے جواب دیا جَعَلْتُكَ ذِكْرًا مِّنْ ذِكْرِي (مفہوم) اوسوہنے مصطفیٰ ﷺ! تیرے ذکر کو میں نے اپنا ذکر بنادیا ہے۔ یہیں پہ بات ختم نہ فرمائی اور فرمایا فَمَنْ ذَكَرَكَ فَذَكَرْنِي (مفہوم) پس (اے حبیب ﷺ) جو تیرا ذکر کرے گا سمجھ لے وہ میرا ذکر کر رہا ہے۔

اولوگو! میں پھر اسی بات پہ آتا ہوں، خدا اور مصطفیٰ ﷺ نے انکو چنا ہے کہ انہوں نے یہ بیڑا اٹھایا ہے۔ ورنہ ہر بد بخت نے اپنا کردار ادا ہوتا ہے نا، ہر خوش بخت نے اپنا کردار ادا کرنا ہوتا ہے۔ یہ تو دو کردار چلے آ رہے ہیں۔ ایک شیطانی کردار ہے، ایک رحمانی کردار ہے۔ ایک یزیدی کردار ہے، ایک حسینی کردار ہے (رضی اللہ عنہ)۔ ایک بو جہلی کردار ہے، ایک مصطفائی ﷺ کردار ہے۔ یہ تو ادا ہوتا رہے گا۔ ورنہ جسکے ذکر کو رب بلند کر دے؛ کسی کی مجال ہے کہ اسے کم کر سکے؟ نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہم ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں اور کوئی کہے کہ نہیں ٹھیک ہے جی کوئی کرتا ہے تو کرتا رہے، اللہ اسے پوچھے گا، قیامت جانے، وہ جانے، اسکا رب جانے۔ ایسا نہیں! ہم پھر کس مرض کی دوا ہیں؟ کل قیامت والے دن اللہ نہ کرے مصطفیٰ ﷺ نے پوچھ لیا (گویا) کہ او میرے نام کے نعرے لگانے والے، دیگوں کے کھانے والے، بڑی بڑی باتیں کرنے والے، ”غلامی مصطفیٰ میں موت بھی قبول ہے“ کے نعرے لگانے والے: میرے خلاف جب تصویریں چھپا کرتی تھیں، کارٹون بنا کرتے تھے، میری گستاخی ہوتی تھی، تو خاموش بیٹھا کیا کرتا تھا۔ اس وقت پوچھ لیا تو کیا جواب دو گے۔ ارے اور کچھ نہیں کر سکتے مگر آواز تو بلند کر سکتے ہیں نا۔ جہاں تک ہماری پہنچ ہے وہاں تک تو ہم جاسکتے ہیں نا۔ لوگو اپنا کردار ادا کرو۔ مصر کے بازار میں مائی سے کسی نے پوچھا تھا نا کہ پانچ چھ روپے کی سوتر کی اٹی لے کر تم کدھر جا رہی ہو؟ تو فرمایا (مفہوم) خریدنا مقصد نہیں، مقصد لائن اور بولی میں کھڑا ہونا ہے، کہ کل قیامت میں اگر رب نے کہا (گویا) کہ ”اٹھو

میرے یوسف علیہ السلام کی بولی لگانے والو، اسے خریدنے کی تمنا کرنے والو، تو اس لائن میں میں بھی آ جاؤں گی، ہو سکتا ہے میرا کام بن جائے۔ لوگو اپنا کردار ادا کرو۔ اگر کچھ نہیں کر سکتے تو آواز تو اٹھا سکتے ہیں، سوشل بائیکاٹ تو کر سکتے ہیں۔ کل قیامت والے دن اگر رب نے اعلان کر دیا (گویا) اٹھو میرے مصطفیٰ ﷺ کی محبت میں آواز بلند کرنے والو تو اس صف میں تو کھڑے ہو جاؤ گے۔

ہم صرف آواز اٹھائیں گے، کیا کر سکتے ہیں، لیکن یہ (طریق الحق والے اور چیف ڈائریکٹر) جو کردار ادا کر رہے ہیں، ہمارا کام ہے کہ ہم انکا ساتھ دیں، کسی بھی طریقے سے جانی طور پر ضرورت ہے تو جان پیش کریں، زبان کی ضرورت ہے تو زبان پیش کریں، مال کی ضرورت ہے تو مال پیش کریں، کیونکہ سب کچھ ملا ہے مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے ملا ہے۔

اللہ اکبر اتنی عظمت۔ اتنی بلندی۔ اتنا مقام۔ کیا کیا بتاؤں کیا کیا نہ بتاؤں۔ ایک طرف تو انٹرنیٹ کے ذریعے دشمن پیچھے ہے اور دوسری طرف ایک اور ٹولہ ہے جنکا کہنا ہے کہ مصطفیٰ ﷺ کا خیال آجائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ ہمارے بچوں کو اس طرح بھی خراب کیا جا رہا ہے۔ دوستان محترم اللہ رب العزت قرآن عظیم میں ارشاد فرماتا ہے:

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ

اے محبوب ﷺ ہم تمہیں اتنا دیں گے کہ تمہیں راضی کر دیں گے (مفہوم)۔

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پوچھا (مفہوم): یا رسول اللہ ﷺ آپ کب راضی ہوں گے۔ آج ہم کسی سے ناراض ہو جائیں تو راضی ہونے کیلئے کہتے ہیں، فلاں پلاٹ یا رشتہ ہمیں مل جائے تو ہم راضی ہی راضی، الیکشن میں ووٹ مل جائے تو راضی ہی راضی، یہ ہمارا معیار ہے۔ جبکہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا (مفہوم) غلامو! جب تک ساری امت جنت میں نہیں جائے گی، میں راضی نہیں ہونے والا۔ لوگو جو نبی ﷺ یہ شرط رکھ رہا ہے اپنے رب سے کہ مولا مجھے راضی کرنا ہے تو سبکو جنت بھیجنا ہو گا۔ وہی نبی ﷺ اگر پوچھ بیٹھے (گویا) کہ تیرے کانوں میں آواز تو پڑی تھی، تیری آنکھوں نے دیکھا تو تھا، تجھے خبر تو ملی تھی، تو نے کیا کیا؟ تو پھر ہم وہاں کیا جواب دیں گے! اس لئے جو ہم کردار ادا کر سکتے ہیں وہ ہمیں کرنا ہے۔

دوستان محترم! جہاں تک انکی عظمت کی بات ہے تو میں بتاتا چلوں کہ جس قبلہ کی طرف آپ منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں، وہ بھی مصطفیٰ ﷺ کی مرضی سے ہی بدلتا ہے۔ دوسرے سپارے کے پہلے صفحہ میں واقعہ درج ہے۔ نکتہ یہ دینا چاہتا ہوں کہ مقام مصطفیٰ ﷺ کیا ہے اور عظمت مصطفیٰ ﷺ کیا ہے، شان مصطفیٰ ﷺ کیا ہے۔ مدینہ شریف کی مسجد قبلتین میں نماز پڑھی جا رہی ہے، میرے نبی ﷺ نے جب دیکھا تو آواز آئی: (گویا)

قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا

(گویا رب فرما رہا ہے کہ) اے حبیب تیرا چہرہ اٹھنا ہم دیکھ رہے ہیں، ابھی نماز میں قبلہ کو بدل دے، جس پہ تو راضی ہو گا وہی قبلہ بنادیں گے۔

نماز میں ہی میرے آقا ﷺ نے رخ انور تبدیل کر لیا۔ ذہن میں سوال ابھرتا ہے مولا یہ نماز کے بعد بھی تو ہو سکتا تھا، ۵ منٹ بعد بھی ہو سکتا تھا؟ کاش کہ آج ہمارے بیٹے کے ہاتھ میں اخبار جہاں، سسپنس، جاسوسی ناول نہ ہوتے۔ پتا نہیں ہم کدھر جا رہے ہیں، راستہ کوئی اور تھا اور کسی اور راستے کو پسند

کر کے نکل پڑے ہیں۔ ایسی دلدل میں جا رہے ہیں کہ اللہ نہ کرے وہاں سے نکلنا مشکل ہو جائے۔ کاش ٹچ موبائل (جس میں تمام جہاں سمو یا ہوا ہے) کے علاوہ ہم تفسیر قرآن، سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کی کتاب اور حدیثِ مصطفیٰ ﷺ بھی اپنے بچے کے ہاتھ میں دیتے، تو وہ قرآن کے دوسرے سپارے میں پڑھتا کہ اللہ فرما رہا ہے گویا کہ میں دیکھنا چاہتا تھا کہ کون ہے جو قبلے کی طرف جاتا ہے اور کون ہے جو مصطفیٰ ﷺ کے پیچھے جاتا ہے! میں دیکھنا چاہتا تھا جنہوں نے اپنے مال قربان کر دیئے، وطن چھوڑ دیا، بچے چھوڑ دیئے، آباء و اجداد چھوڑ دیئے، ماں باپ چھوڑ کے آگئے، سب کچھ قربان کر کے میرے مصطفیٰ ﷺ کی خاطر آگئے، ہجرت کی ہے، بڑی صعوبتیں برداشت کی ہیں، میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ تعلق قبلے سے جوڑے بیٹھے ہیں یا مصطفیٰ ﷺ کے جوڑوں سے جوڑے بیٹھے ہیں۔ آجکل جو لوگ کہتے ہیں کہ ان کا خیال آجائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے، تو سن لو ہمیں ایسی نماز نہیں چاہیے۔ پھر سوال ذہن میں آتا ہے، یا اللہ جو پہلے قبلے کی رہتے وہ کیا تھے اور جو مصطفیٰ ﷺ کی طرف مڑ گئے انکا عمل کیسا تھا؟ تو جواب ملتا ہے (گویا) جو پہلے قبلے پہ رہتا وہ گمراہ ہو جاتا اور جو مصطفیٰ ﷺ کی طرف مڑ گیا وہی ہدایت والا ہے۔ جو مصطفیٰ ﷺ کے پیچھے جائے گا وہی ہدایت والا ہے۔ مقامِ مصطفیٰ ﷺ یہ ہے کہ نماز میں بھی اگر آرڈر آجائے تو مصطفیٰ ﷺ کے پیچھے چلو۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے تفسیر مظہری میں لکھا کہ میدانِ بدر میں فرشتے آئے تھے۔ اللہ نے گویا فرمایا جبریل! تلواریں بھی لے کر آؤ، گھوڑے بھی لے کر آؤ، فرشتے بھی لے کر آؤ۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے گویا فرمایا یا اللہ تلواروں والی ڈیوٹی تو ہماری ہے ہی نہیں! ہم نے تجھے پہلے ہی کہا تھا انسان (کفار) فساد کرے گا اسکو نہ بنا، تو نے بنا دیا اب تلواریں ہمیں بھی لینی پڑ گئیں! یہ تو فرشتوں کے قانون میں ہے ہی نہیں۔ تو اللہ نے فرمایا (گویا) قانونِ باقیوں کیلئے ہیں جب میرے مصطفیٰ ﷺ کی بات آجائے تو قانون بدل جاتے ہیں، ادھر قانون نہیں رہتے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (مفہوم) بدر والی پوری رات مصطفیٰ ﷺ دعا مانگتے ہیں، دعا مانگتے مانگتے ہاتھ مبارک اوپر اٹھاتے ہیں، مکمل مبارک یا چادر مبارک نیچے گر جاتی ہے، پھر میں اوپر رکھتا ہوں، پھر گرتی ہے پھر اوپر رکھتا ہوں۔ جب سحری کا وقت ہوا تو فرمایا (مفہوم) صدیق مبارک ہو، فتح ہونی ہے صبح کو۔ رب نے فرمایا (گویا) جبریل آؤ ہم تمہیں جہز بناتے ہیں، فرشتوں کی فوج کا جہز و سپہ سالار تم بن جاؤ۔ گھوڑے، تلواریں، فرشتے میدانِ بدر میں آگئے۔ صحابہ فرماتے ہیں (مفہوم) رب کعبہ کی قسم ٹاپوں اور تلواروں کی آواز آتی ہے مگر نظر کوئی نہیں آتا۔ اللہ نے کرم کیا، مصطفیٰ ﷺ اور غلاموں کو فتح ہو گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا (مفہوم) صفیں سیدھی کرو نماز پڑھنی ہے۔ نماز شروع ہو جاتی ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے سوچا ہو گا جس ڈیوٹی کیلئے آیا ہوں وہ تو پوری ہو چکی ہے، اب واپس چلتے ہیں۔ واپسی پر پہلے آسمان پر حضرت جبریل علیہ السلام نے دستک دی تو رضوان نے پوچھا کون ہے؟ آج خادمِ مخدوم سے پوچھ رہا ہے کہ تم کون ہو! فرمایا (گویا) خیر ہو آج تم جبریل کو بھی نہیں پہچان رہے؟ دروازہ کھولو۔ رضوان نے کہا، یہ دروازہ نہیں کھل سکتا، سرکارِ ﷺ نے منع کیا ہوا ہے۔ جبریل علیہ السلام نے اللہ سے عرض کی (مفہوم) اے سوہنے مالک! کیا مجھ سے کوئی خطا ہو گئی؟ جو تو نے ڈیوٹی لگائی تھی وہ پوری کر کے آگیا ہوں! اللہ نے فرمایا (مفہوم) گیا تو میری مرضی سے تھا، کام بھی پورا کیا مگر بتا آنے سے پہلے مصطفیٰ ﷺ سے اجازت لی ہے کہ نہیں؟ جبریل نے عرض کی (مفہوم) اجازت تو نہیں لی کیونکہ مصطفیٰ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے۔ اللہ نے فرمایا (مفہوم) جب تک ان کی اجازت نہیں ہوگی دروازے تجھ پہ بند رہیں گے۔ مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نماز پڑھا رہے تھے، صحابہ علیہم الرضوان مقتدی تھے۔ حضرت جبریل علیہ السلام گھوڑے پہ آپ ﷺ کے سامنے کھڑے ہو گئے اور مسکرائے۔ میرے نبی ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا تو نماز کے عالم میں میرے آقا ﷺ بھی تھوڑے مسکرائے۔ سبحن اللہ۔ SMILE EXCHANGE ہوا۔ میرے نبی ﷺ تو ساری زندگی کبھی کھکھلا کے ہنستے ہی نہیں تو نماز میں آقا ﷺ کتنے مسکرائے ہوں گے۔ محبت والے مفسرین و شارحین نے یہاں خوبصورت بات لکھی ہے کہ جبریل علیہ السلام کا مسکرانا یہ تھا گویا کہ یا رسول اللہ ﷺ گیا تو تھا آپ ﷺ کی اجازت کے بغیر لیکن رضوان نے جانے ہی نہیں دیا، دروازے بند کر دیئے! جبکہ مصطفیٰ ﷺ کا مسکرانا گویا یہ تھا

کہ اب پتا چلا ہے کہ شانِ مصطفیٰ ﷺ کیا ہے! اجازت مل گئی، جبریل علیہ السلام چلے گئے۔ جو نبی میرے نبی ﷺ نے سلام پھیرا، صحابہ علیہم الرضوان نے پوچھا (مفہوم) سوہنے مصطفیٰ ﷺ آپ آج نماز میں مسکرا رہے تھے۔ ذرا سوچیے اگر کوئی عام امام نماز پڑھا رہا ہو تو مقتدی تو کیا پتا کہ امام ہنس رہا ہے یا رو رہا ہے۔ نبی پاک ﷺ نے یہ نہیں پوچھا کہ تم نماز پڑھ رہے تھے یا کیا کر رہے تھے کیونکہ آپ ﷺ جانتے تھے کہ صحابہ علیہم الرضوان قیام میں میرے پیچھے کھڑے ہوتے ہیں مگر نظر انکی میرے چہرے پہ ہوتی ہے۔ لوگو یہ مقام مصطفیٰ ﷺ ہے۔ جنھوں نے نے حجرہ مبارک دیکھا ہے (مَا بَيْنَ بَيْتِي وَ مَنَابِرِي رَوْضَةٌ مِّن رِّيَاضِ الْجَنَّةِ) وہ خوش نصیب ہیں۔ عام حکم یہ ہے کہ نمازی کو سلام نہ کرو مبادا کہ نماز میں جواب دے دے اور اسکی نماز جاتی رہے۔ جب آپ ﷺ نے حجرہ مبارک سے پردہ ہٹایا تو ایک غلام رکوع میں تھا، آپ ﷺ نے بلایا، وہ غلام وہیں سے اٹھ کر سیدھا آپ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں پہنچ گیا۔ لوگ کہتے ہیں کہ آپ جہنم، بچھو اور سانپوں والی احادیث نہیں مانتے، میں کہتا ہوں تم یہ پڑھو۔ لوگوں کو یہ پڑھ کے سناؤ۔ میرے نبی ﷺ نے بازار بھیجا۔ عام مسئلہ یہ ہے کہ کعبہ کی سمت سے چھاتی پھر جانے سے، بات کرنے سے، سلام کا جواب دینے سے نماز چلی جاتی ہے۔ جب میرے نبی ﷺ نے نماز کے دوران بازار بھیجا تو یقیناً چہرہ کبھی مشرق کو ہوا ہو گا کبھی مغرب کو، کبھی شمال کو تو کبھی جنوب کو، باتیں بھی کی ہوں گی، سلام بھی کیا ہو گا۔ واپس آگیا نبی ﷺ کی بارگاہ میں، فرمایا (مفہوم) سوہنے مصطفیٰ ﷺ آگیا ہوں۔ میرے نبی ﷺ نے پوچھا (مفہوم) غلام کہاں سے چھوڑ کے آئے تھے؟ اس نے عرض کی (مفہوم) سوہنے نبی ﷺ رکوع تھا دو نفل پڑھ چکا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا (مفہوم) وہیں سے جا کر شروع کرو، تمھاری نماز جاری ہے۔ لوگو یہ مقام مصطفیٰ ﷺ ہے، یہ رفعتِ مصطفیٰ ﷺ ہے، یہ شانِ مصطفیٰ ﷺ ہے۔ ایک اور شخص کو آپ ﷺ نے بلایا وہ دیر سے آیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا (مفہوم) دیر کیوں کی؟ اس نے کہا نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا (مفہوم) کسے بلاوے پر نماز میں آئے تھے؟ اس نے کہا رب کا بلاوا۔ فرمایا (مفہوم) نماز پڑھتے ہوئے کس نے بلایا؟ اس نے کہا نبی ﷺ نے بلایا رسول ﷺ نے بلایا۔ میرے نبی ﷺ نے فرمایا (مفہوم) کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا۔ اس نے کہا پڑھا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا (مفہوم) نہیں پڑھا ہے۔ رب قرآن میں فرماتا ہے: (مفہوم) خدا بلائے یا مصطفیٰ ﷺ بلائے بلاوا ایک ہے۔

یہ معصوم پھول نماں بچے جذبات میں نعرے لگا رہے ہیں۔ کوئی سوچ سکتا ہے کہ اس قوم کو کوئی ہر اسکتا ہے! کوئی ان کے دلوں سے عشقِ مصطفیٰ ﷺ نکال سکتا ہے! یہ کسی کا خواب خیال ہی ہو سکتا ہے، یہ خواب کبھی بھی شرمندہ تعبیر نہ ہو گا۔

لوگو اپنے نبی ﷺ سے عشق کرو۔ اپنے نبی ﷺ سے محبت کرو۔ اپنے نبی ﷺ سے پیار کرو۔ اتنا عشق کرو کہ حد سے بڑھ کر عشق کرو۔ مبالغہ کے ساتھ عشق کرو۔ صحابہ علیہم الرضوان نے عشق کیا۔ یہ کوئی جملہ نہیں گستاخ گستاخی کرتے ہیں تو کرتے رہیں، اللہ خود ہی پوچھ لے گا۔ اللہ تو پوچھے گا ہی پوچھے گا، مگر تم کس مرض کی دوا ہو۔ تمھارا بھی تو کوئی حق بتا ہے نا۔ ایمان سے بتاؤ کوئی تمھارے پیر کی گستاخی کرے تو جذبات میں آتے ہو کہ نہیں؟ کوئی تمھارے استاد کی بے حرمتی کرے تو جذبات میں آتے ہو کہ نہیں؟ اللہ نہ کرے کوئی ہمارے ماں باپ کی بے حرمتی کرے تو ہم جذبات میں آتے ہیں کہ نہیں؟ کوئی ہمارے ماں باپ کو گالی نکالے تو ہم مرنے مارنے پہ آجاتے ہیں۔ رب ذوالجلال کا محبوب ﷺ فرماتا ہے:

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

تم میں سے اس وقت تک کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے ماں باپ اور اپنی اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر مجھ سے پیار نہ کرے (مفہوم)۔

سامعین ذی احتشام۔ میرے پاس کوئی الفاظ نہیں ہیں کہ میں اس تحریکِ طریق الحق کے بارے میں کوئی بات کروں۔ طریق الحق جو انھوں نے بنائی ہے اس کے بارے میں بس میں ان کے

پلیٹ فارم سے یہی پیغام دینا چاہتا ہوں کہ اپنے نبی ﷺ کی یاد میں شب و روز بسر کیا کرو۔ اللہ کی عزت کی قسم میرے نبی ﷺ کی یاد میں اگر صحابہ علیہم الرضوان مسجد میں بیٹھے ہیں تو میرے آقا ﷺ وہاں تشریف لے آتے ہیں۔ حضرت عامر رضی اللہ عنہ؛ باہر نبی ﷺ کا ذکر کریں تو میرے نبی ﷺ وہاں چلے جاتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں ذکر کریں، میرے نبی ﷺ وہاں چلے جاتے ہیں، عبد الرحمن جامی ذکر کریں، میرے آقا ﷺ اس پہ کرم فرماتے ہیں۔ امام شرف الدین بوسیری ذکر کریں تو، میرے آقا ﷺ اس پہ کرم فرماتے ہیں۔ حضور غوث پاک کے محلے کی بڑھیا ذکر کرے تو میرے آقا ﷺ وہاں کرم فرماتے ہیں۔ اسی طرح شیخ سعدی شیرازی ذکر کریں تو میرے آقا ﷺ وہاں کرم فرماتے ہیں۔ شیخ عبد الرحیم اگر ذکر کرے تو میرے آقا ﷺ وہاں کرم فرماتے ہیں۔ پیر مہر علی تاجدار حرم ذکر کریں تو میرے آقا ﷺ وہاں کرم فرماتے ہیں۔ تو ہم اگر یہاں سُچا اور ستھرا برتن لے کے خلوص سے ان کا ذکر کریں تو سوہنے نبی ﷺ یہاں بھی کرم فرمائیں گے۔ جامعہ مسجد حنفیہ رضویہ میں بیٹھ کر طریق الحق کے زیر اہتمام ذکرِ مصطفیٰ ﷺ کرنے والو، اگر میرے نبی ﷺ؛ عبد اللہ پہ کرم کرتے ہیں، جامی پہ کرم کرتے ہیں، شیرازی پہ کرم کرتے ہیں، بوسیری پہ کرم کرتے ہیں، تو ہم التجا کریں گے اے سوہنے نبی ﷺ ہم انھی کا واسطہ دے کر التجا کرتے ہیں، ہم نے بھی ذکر کیا ہے، ہمیں بھی کرم چاہیئے۔ پھر ہم یوں کہیں گے:

کدی آؤ غریباں دے محلے یار رسول اللہ ﷺ

بارہ ربیع الاول آگئی۔ سحری کا وقت۔ جبریل علیہ السلام کی دوڑیں لگ گئیں۔ اللہ نے حکم دیا (مفہوم): جنت سجادے، جہنم بند کر دے، جنت سے جھنڈے لے آؤ، مشرق میں لگاؤ، مغرب میں لگاؤ، کعبے کی چھت پہ لگاؤ، سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے گھر پہ لگاؤ، ستارے بھی نیچے لاؤ، سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے صحن کی لائٹنگ کرو، حورانِ جنت کی سرداروں کو بھی لے کر آؤ، لاکھوں کی تعداد میں فرشتے لے کے آؤ (جیسا کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا زِ آیت مَلٰئِکَۃً اَفْوَاجًا میں نے فرشتوں کی فوجیں دیکھیں)، حضرت حوا علیہا السلام کو بھی لے کے آؤ، حضرت مریم علیہا السلام کو لیکر آؤ، حضرت آسیہ علیہا السلام کو لیکر آؤ، حضرت ہاجرہ علیہا السلام کو لیکر آؤ، حضرت آسیہ علیہا السلام کو لیکر آؤ، جنت سے دودھ کا پیالہ بھی لیکر آؤ، آج کسی کے گھر بیٹی نہ پیدا ہو سب بیٹی ہی ہوں (کیونکہ زمانہ جاہلیت والے بیٹی کی پیدائش پہ روتے اور ماتم کرتے ہیں، انکو نہیں پتا کہ بیٹی رحمت ہے) آج میں کسی کو روتا نہیں دیکھنا چاہتا، آج آمدِ مصطفیٰ ﷺ ہے، ہر گھر میں جشن ہونا چاہیئے۔ ایک روایت کے مطابق چالیس دن تک بیٹے ہی ہوئے، ہو سکتا ہے صحیح روایت ہو، شانِ مصطفیٰ ﷺ کیلئے بیان کی جاسکتی ہے۔ سوچنے والی بات ہے جن بچیوں نے پیدا ہونا تھا انکا کیا بنا؟ سسٹم تو پہلے سے بنا ہوا تھا کہ انھوں نے آج صبح پیدا ہونا ہے، حضرت جبریل علیہ السلام نے پوچھا ہو گا یا اللہ ان بچیوں کا کیا کرنا ہے؟ آواز آئی ہو گی اے جبریل علیہ السلام پریشان نہ ہو، ہم آرڈر جاری کرتے ہیں ساری بیٹیوں کو بیٹے بنا دیتے ہیں۔ آج کے نوجوان کو انڈین فلموں یا کرکٹ سے فرصت ہی نہیں، کاش ہمارا نوجوان تحقیق کرتا، سوہنے نبی ﷺ کی آمد کو پڑھتا تو سہی۔ جس نے حکم دیا وہ نور (اللہ نور السموات و الارض)، جسکو حکم ملا وہ نور (حضرت جبریل علیہ السلام)، جنت سے جو جھنڈے آئے وہ نور، قمقموں کے طور پہ ستارے بھی نور، جو فرشتوں کی فوجیں آئیں وہ نور، جو حورانِ جنت کی سرداریں وہ نور، جو سامنے پیالہ اس میں نور، گویا جبریل علیہ السلام نے پوچھا مولا سارا سسٹم نور، کیا ماجر ہے؟ اللہ نے فرمایا ہو گا جو نور سب سے پہلے بنایا تھا وہ نور آ رہا ہے۔

صبح طیبہ میں ہوئی بٹنا ہے باڑہ نور کا صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارہ نور کا

تیری نسل پاک میں ہے بچہ نور کا تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا (علیحضرت)

میرے نبی ﷺ کے غلامو! طریق الحق؛ جو کہ عالمی انٹرنیشنل تنظیم ہے، اس کے پلیٹ فارم سے صرف ایک ہی پیغام دینا چاہتا ہوں، کہ اپنے مصطفیٰ ﷺ سے سچی پکی محبت کرو۔ اور کوئی شخص کسی قبیلے کسی خطے کا رہنے والا ہو، شمال کا جنوب کا، مشرق کا، مغرب کا، پاکستانی یا کسی بھی ملک کا ہے، اگر آپ کے کانوں میں آواز پڑی ہے کہ اس نے کوئی گستاخی کی ہے، اگر ہم اس تک پہنچ نہیں سکتے تو اس کے خلاف آواز تو بلند کر سکتے ہیں۔ ان طریق الحق والوں کا ساتھ تو دے سکتے ہیں نا۔ اللہ ہم سب کو اپنے نبی ﷺ کی محبت عطا فرمائے۔ آخر میں یہ کہوں گا کہ نماز بھی ضروری ہے۔ صد ضروری ہے، حد ضروری ہے۔ بغض، کینہ، حسد، منافقت، دجل، فریب، جھوٹ، بہتان، الزام ترشیاں، غیبت چھوڑنا ضروری ہے۔ ایک ہونا اور نیک ہونا ضروری ہے۔ جب آپ رکوع کرو گے، سجدے میں پیشانی رکھ کے کہو گے سبحن ربی الاعلیٰ تو دل صاف ہو جائے گا، تو اس میں نور خدا بھی آئے گا، نور مصطفیٰ ﷺ بھی آئے گا۔ اس لئے کردار کی بھی ضرورت ہے، محبت کی بھی ضرورت ہے اور پریکٹیکل عمل کی بھی ضرورت ہے۔ میں ایک بار پھر مبارک باد پیش کرتا ہوں اہل طریق الحق کو کہ اللہ نے ان کو چن لیا ہے، بہت بڑا بیڑا انہوں نے اٹھایا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی عطا فرمائے۔ اور میری دعا ہے کہ اللہ نسل بعد نسل اس بیڑے کو کسی بہنور میں نہ ڈالنا، کیونکہ یہ تیرے مصطفیٰ ﷺ کے نام لیواؤں کا بیڑا ہے، انہیں کامیابی عطا فرمانا۔ میں چیف ڈائریکٹر طریق الحق قبلہ شاہ صاحب سے عرض کروں گا، کہ میرے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ مجھے بھی آقا ﷺ کی سچی غلامی عطا فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

دعا

اے میرے مالک اپنے فضل، اپنے حبیب ﷺ کا صدقہ اور اپنے حبیب ﷺ کے میلاد کا صدقہ، بالخصوص، طریق الحق، جو کہ عالمی انٹرنیشنل تنظیم ہے، مولا اس کے جتنے بھی بانیان ہیں، جتنے بھی رفقاء ہیں، چیف ڈائریکٹر قبلہ شاہ صاحب اور جتنے بھی ان کے ساتھ معاونین ہیں، انکو اللہ تو جانتا ہے، میں سبکو نہیں جانتا، میری دعا ہے کہ مولا انکے علم و عمل و عمر میں برکتیں عطا فرما۔ اس مشن میں انہیں کامیابی عطا فرما۔ ہم سب کو اپنے آقا ﷺ کی محبت میں انکے مشن میں انکا ساتھ دینے کی ہمیں توفیق عطا فرما۔

کفار کی گستاخیوں کے نت نئے انداز!



قرآن پاک کی سورہ الانعام، پارہ ۷ کی آیات 6:11 & 6:10 میں ہے ::

وَلَقَدْ أَسْتَهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿١٠﴾
اور ضرور اے محبوب تم سے پہلے رسولوں کے ساتھ بھی تمنا کیا گیا تو وہ جو ان سے ہنستے تھے ان کی ہنسی انہیں کو لے بیٹھی ۔

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ أَنْظِرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿١١﴾
تم فرما دو زمین میں سیر کرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا ۔

یورپی ممالک اور کفار کی گستاخیاں کوئی نئی بات نہیں ہیں۔ کفار کا دل اسلام کے خلاف نفرت کے مادہ سے بھرا ہوا ہے۔ جبکہ مسلمان کا دل حضور ﷺ کی محبت میں دھڑکتا ہے۔ ہر مسلمان کی روح حضور ﷺ کی محبت میں گرفتار ہے۔ ہر ایک مسلمان آپ ﷺ کے وسیلے سے ہی عرفان الہی حاصل کرتا ہے۔ حضور ﷺ آئے تو انسانیت کو گمراہیوں کے گھٹا ٹوپ اندھیروں سے نکالا۔ وگرنہ ہم جہنم کا ایندھن ہوتے۔ ہر سچے مسلمان کی زبان پر ہے "یا رسول اللہ ﷺ آپ پر دل و جاں فدا ہوں، ہم اور ہمارے والدین حضور ﷺ کی نعلین پاک کی نوک پر قربان ہوں۔"

حصہ اول

مسلمانوں کے حقوق کے خلاف عالمی غنڈہ گردی، اور حق تلفی:-

وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُمْ مِّنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ مِّن

بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ (۱۰۹-۲، پ ۱، سورہ بقرہ)

ترجمہ: بہت کتاہیوں نے چاہا کاش تمہیں ایمان کے بعد کفر کی طرف پھیر دیں اپنے دلوں کی جلن سے بعد اس کے کہ حق ان پر خوب ظاہر ہو چکا ہے تو تم چھوڑو اور درگزر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

وَدُّوا لَوْ تُكْفِرُونَ كَمَا كَفَرُوا فَتَكُونُونَ سَوَاءً فَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ أَوْلِيَاءَ حَتَّى يُهَاجَرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا

(۸۹-۴، سورہ نساء، پارہ ۵)

ترجمہ: وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ کہیں تم بھی کافر ہو جاؤ جیسے وہ کافر ہوئے تو تم سب ایک سے ہو جاؤ ان میں کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ جب تک اللہ کی راہ میں گھر بار نہ چھوڑیں پھر اگر وہ منہ پھیریں تو انہیں پکڑو اور جہاں پاؤ قتل کرو، اور ان میں کسی کو نہ دوست ٹھہراؤ نہ مددگار۔

مسلمانوں کے حقوق کی پامالی پوری دنیا میں ہو رہی ہے جیسا کہ فلسطین اور کشمیر، برما اور دیگر مسلمانوں پر بیت رہی ہے۔ اور اپنے دفاع کے لئے مسلمان بچوں کو اسرائیلی ٹینکوں پر پتھراؤ کرتے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے۔ عورتیں اور بزرگ بھی سر اپا احتجاج نظر آتے ہیں۔ کفار نے فاشی پر مبنی مصنوعی سیارے خلا میں بھیج رکھے ہیں مسلمان نوجوانوں کی اخلاقی اقدار کو تباہ کرنے کے لئے درپے ہے جو کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ انہوں نے داڑھی اور پردے کا مذاق اڑایا جو کہ شعائر اسلام میں سے ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ امریکی عیسائیوں نے قرآن مجید کو پاؤں تلے روندنا اور اسے جلایا مسلمانوں کے جذبات کو شدید ٹھیس پہنچی۔ یہ مکروہ فعل اور گستاخیاں ہر گز مسلمانوں کے لئے قابل برداشت نہیں ہیں۔

اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں اور جھوٹے الزامات کے باوجود امت محمدیہ ﷺ میں دن بدن بڑھتی ہوئی تعداد کفار کے دل میں کھٹکتی ہے۔ کفار مسلمانوں کے جہاد کے جذبے سے بہت خوف زدہ ہیں۔ جیسا کہ عراق میں مسلمانوں کے جہاد پر کفار انگشت بدنداں رہ گئے۔ وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ امت محمدیہ ﷺ ان کے شدید ترین حملوں کا منہ توڑ جواب دینے کا حوصلہ اور ان کے مکار منصوبوں کو خاک میں ملانے کی مکمل صلاحیت رکھتی ہے اور مسلمان، کفار کے شب و روز کے نت نئے منصوبوں سے ڈرنے والے نہیں ہیں۔ وہ یہ بھول گئے ہیں کہ ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ بھی عظیم ترین مجاہد اور عظیم ترین سپریم کمانڈر تھے۔ اور مسلمان بھی حضور ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے صف بہ صف کھڑے ہیں۔

پاکیزہ مسلم خواتین نے سخت گمراہ کن اور شدت آمیز تحریکوں کے باوجود گمراہیوں کے حصار میں بھی مستقل مزاجی دکھائی۔ کفار نے اپنے اپنے ممالک میں حجاب پر پابندی عائد کر دی۔ وہ یہ نہیں جانتے کہ ہماری خواتین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، کے نقوش قدم پر عمل کرنے والیاں ہیں۔ اور وہ ان کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے بھی پیش کر سکتی ہیں۔

گستاخ کافروں نے اپنی قدیم اسلام دشمنی کا اظہار کرتے ہوئے گستاخانہ کارٹون بنا کر مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے کی ناپاک کوشش کی۔ جب مسلمانوں نے احتجاج کیا اور کفار کے گستاخ خاکے شائع کرنے کا مقابلہ شروع کیا تو کفار نے آزادی رائے اور آزادی اظہار کے نام پر مذاق اڑانا اور طرح طرح سے گستاخیاں کرنا شروع کر دیں۔

آج کل کفار اسلام اور قرآن کو بدنام کرنے کیلئے ناپاک سازشیں کر رہے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں طاقت دے تاکہ ہم کفار کے مظالم اور شرمناک کام کو خاک میں ملائیں۔ لیکن اسکے ساتھ ساتھ امت مسلمہ کو بھی جاگنے کی ضرورت ہے۔ توہین آمیز کارٹون معاشرے میں تیزی سے پھیل رہے ہیں ان کی روک تھام کے لئے عملی اقدامات وقت کی اہم ضرورت اور ایمانی تقاضا ہے۔

حصہ دوم

نام نہاد آزادی رائے:

آزادی رائے جسے آزادی اظہار بھی کہا جاتا ہے دراصل ایک فرانسیسی فرانکویس میری ایسٹن جسے 1694-1778 بھی کہا جاتا ہے، اور ایک سکاٹش ڈیوڈ ہیوم 1711-1776ء نے گھڑا۔ یہ دونوں یورپی "روشن خیالی" کے دور کے بااثر افراد تھے۔ ووٹیر پیرس میں پیدا ہوا اور خاکے بنانے کا بہت بڑا فنکار تھا، اور اسکی گستاخانہ عادات تھیں۔ اسی وجہ سے ووٹیر کو ملک بدر کر کے انگلینڈ بھیج دیا اور برطانوی آزادی میں اسکی تحریروں کو جلا دیا گیا اور انگلینڈ والوں نے ووٹیر کے خیالات کو یکسر مسترد کر دیا گیا اور ویٹائرنے مذہب کو مکمل طور پر مسترد قرار دیا۔ اس نے چرچ اور ریاست کو الگ الگ شمار کیا اور مذہبی آزادی پر یقین رکھتا تھا۔ انگلینڈ کے بعد وہ برلن چلا گیا جہاں ہوہ فیڈرک کے حکمران کے قریبی تھا، اس نے وہاں ایک متنازعہ کتاب لکھی پھر اس کو برلن سے بھی نکال دیا گیا۔ فرانس کے بادشاہ نے بھی اسے ریاست میں رہنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا اور جینیوا میں رہنے پر مجبور کیا گیا۔ ووٹیر نے آزادی رائے کا تصور دیا۔ اس نے سیاہ فام افریقی لوگوں کو پسند کیا۔ اور یورپی سفید فام کو کم درجہ کہا۔ جبکہ ہیوم نے کہا کہ سیاہ فام اس طرح کام کر سکتا ہے جیسے کہ طوطے کچھ الفاظ بول سکتے ہیں۔ ہیوم نے یہ بھی کہا کہ سیاہ فام اور حبشی سفید فام سے کم درجہ رکھتے ہیں۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ، دونوں ہیوم اور ووٹیر دونوں یہودیوں کے خلاف تھے۔

یورپی آزادی رائے کو منافقانہ طرز پر بیان کرتے ہیں۔ ڈنمارک والے واقعے پر ایک جرمن اخبار نے کچھ اس الفاظ میں تبصرہ کیا گیا ہے "یہ مذاق اڑانے کا حق ہے"۔ حالانکہ جرمنی میں یہودیوں کا مذاق اڑانا منع ہے اور اس پر پابندی عائد کی ہوئی ہے اور ناقابل معافی جرم ہے۔ جب فلسطینی مسلمان ہولوکاسٹ کے بارے میں بات کرتا ہے تو فوری طور پر یہودی اپنی بات واپس لے لیتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہودی کس قدر چال باز اور منافق ہیں۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ یہودی ہولوکاسٹ کے بارے میں اظہار رائے تو دور کی بات ہے، سوچنے بھی نہیں دیتے۔ مگر یہ قانون مسلمانوں پر لاگو نہیں ہوتا۔

ڈنمارک مسئلہ:

جیلنڈس پوسٹن نے 2005-09-30 کو پہلی دفعہ ایک ثقافتی ایڈیٹر فلیمنگ روز کی منظوری سے گستاخانہ خاکے شائع کیے۔ فلیمنگ روز ایک یہودی ہے جو یوکرین میں پیدا ہوا۔ فلیمنگ روز ان گستاخانہ خاکوں پر رضامند ہوا مگر 3 سال پہلے اسی جرنلسٹ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخانہ خاکے شائع کرنے پر احتجاج کیا۔ فلیمنگ روز نے ان گستاخانہ خاکوں کے ساتھ لکھا:

"مسلمان جدید اور سیکولر معاشرے کو مسترد کرتے ہیں وہ اپنے مذہبی جذبات اور رجحانات پر مصر رہتے ہیں، یہ جمہوریت اور آزادی تقریر کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا۔ جبکہ ہر کسی کو مذاق اور بے عزتی کو برداشت کرنے کو تیار رہنا چاہیے۔"

مورگیو یزین جیلنڈس پوسٹن نے اداراتی یونین لوگوں کو گستاخانہ کارٹون اور خانے بنانے کے لیے مقابلہ کیلئے دعوت دی۔ اور فلیمنگ روز نے 2006-02-19 میں گستاخانہ خاکوں پر تبصرہ کرتے ہوئے یوں کہا:

"خاکے بنا کے ہم نے اسلام کے ساتھ برابری کا سلوک کیا ہے جیسا کہ ہندو اور عیسائیت اور دیگر مذاہب کے ساتھ کیا گیا ہے اور مسلمانوں کو معاشرے کا حصہ بنایا ہے تاکہ ان کو اجنبی نہ سمجھا جائے۔"

یہ بالکل منافقانہ رویہ ہے، اس سے پتا چلا کہ کافر کا عمل دہشت گردی، انتہا پسندی، تشدد اور لوگوں میں نفرت کے پھیلاؤ کا اصل ذریعہ ہے۔

حصہ سوم

کفار کا خصی دفاع:

کفار، اسلام اور حضور ﷺ کے خلاف بدنیتی پر مبنی مہمات چلاتے ہیں۔ اور گستاخانہ مذاق اڑاتے ہیں حالانکہ کوئی بھی سچا مسلمان کسی بھی نبی علیہ السلام کی شان میں گستاخی کا سوچ بھی نہیں سکتا جن میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی شامل ہیں۔

یورپی ثقافت میں آزادی رائے یا آزادی اظہار کو سامنے لاتے ہوئے فرانسیسی اخبار لبریشن، فرانس سویل، آئرش اخبار سٹارن، بیلجیم کی اخبار The Standard نے بھی ان گستاخانہ خاکوں کو شائع کیا۔ یہ واقعات ہمیشہ مسلمانوں کے خلاف ہی ہوتے ہیں۔ کفار ہمیشہ مسلمان معاشرے کو برا اور سخت معاشرہ کا تاثر پیش کرتے ہیں اور اسلام فوبیا کا نام دیتے ہیں۔ میڈیا میں مسلمانوں کو ناقابل قبول طرز پر پیش کیا جاتا ہے۔ یہ کارستانیوں مسلمانوں کے خلاف نفرت آمیز ہیں اور مسلمانوں کا اس طرز پر مذاق اڑایا جاتا ہے جیسے وہ جدید یورپ کے مقابلے میں دقیانوسی ہیں۔ یورپی میڈیا اور ذرائع ابلاغ آنکھیں بند کر کے مسلمانوں کے خلاف بغیر سوچے سمجھے حملہ کرتے ہیں۔ اس قسم کے حملے سب سے زیادہ شدت کے ساتھ فرانس، اٹلی، اسپین، بیلجیم، اور ہالینڈ اور فن لینڈ کی طرف سے دیکھنے میں آتے ہیں۔ ڈچ (جو کے نیدر لینڈ میں مختلف یورپی ممالک سے آکر آباد ہوئے تھے) لوگوں نے 97 فی

صدیہودی سوشلزم نازیوں کے ہاتھوں میں دی۔ پس ثابت ہوا، آج آزادی رائے اور آزادی اظہار کی خبر پر کھے بغیر اور کسی ثبوت اور تحقیق کے بغیر اڑا دی جاتی ہے۔

ایک شخص جس کو قرآن مجید کا تھوڑا بہت علم ہے وہ کبھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ قرآن یہودیوں اور عیسائیوں کو ہر معاملے میں ہر جگہ قتل کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اس قسم کے غلط تاثرات اور خیالات پھیلانے جاتے ہیں جبکہ اسلام پر حملے سے پہلے پرانے نازیوں کی مثال ضرور سامنے رکھی جانی چاہیے۔

یورپی جرمن ڈائی ویٹ نے "مذاق کرنے کے حق" کا پرچار کیا۔ لیکن یہ کہو اس ہے، کیونکہ جرمنی نے یہودیوں کا مذاق اڑانا قانوناً منع کیا ہوا ہے۔ اسی طرح یورپی ممالک میں اگر کوئی پروفیسر یا تاریخ دان یہ ثبوت لائے کہ ہولوکاسٹ نے یہودیوں کا قتل کیا تو اس پہ اس کو قتل کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح اسرائیلی ریاست کے خلاف اظہار رائے اور اظہار خیال کے کوئی اصول نہیں۔ فن لینڈ کے کچھ کالم نگاروں نے فلسطین میں اسرائیلی ظلم و ستم پر محض سرسری قسم کا ادارہ لکھا تو ان کو یہودی کمیونٹی کے چیئرمین اور اسرائیلی سفیر کی طرف سے غصے سے بھری ہوئی فون کال موصول ہوئی جس میں انھوں نے کہا:

"تم نے یہ لکھنے کی جرأت کیسے کی، ایسا تمہیں سوچنا بھی نہیں چاہیے تھا۔"

اس چیز سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں یہ یہی وجہ ہے کہ اخبارات یا الیکٹرانک میڈیا فلسطینیوں پر کسی بھی ظلم پر کچھ لکھنے اور بولنے سے قاصر کیوں ہے، وجہ یہ کہ یہودی ناراض ہو کر ان کے لئے مسائل کھڑے کر دے گا۔ نارڈک ممالک کے ایک پریس کے مطابق چیف ہیل سلیمین نے 2006 میں کہا کہ دنیا آزادی رائے کو نہیں مانتی۔ یہ اصول یہودیوں پر لاگو نہیں ہوتا چاہے کوئی کاغذات بھی چرالے۔ لیکن سعودی عرب یا ایران میں اگر کوئی کاغذات چڑا کر لے جائے تو اس کے ساتھ امتیازی سلوک ہو گا۔

2006 میں Euro Vision گیت کے مقابلے کے فاتح نے کچھ قابل اعتراض مواد شائع کیا، تو اس پر فوری مذمتی بیانات جاری ہونا شروع ہو گئے۔ 2009 میں آڈی کار کے سیلر ایسکو کیسا سکی کو نوکری چھوڑنے پر مجبور کر دیا گیا اور سیلز ڈائرکٹر نے کہا:

"ہم آزادی رائے کا بے جا استعمال کرنے پر تم کو نوکری سے برخاست کرتے ہیں۔"

فریک جانسن نے ایک کتاب لکھی کہ ایک عورت کو کیسا ہونا چاہیے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے 2010 میں فریک جانسن کو اس بات پر معافی مانگنے پر مجبور کیا۔ کیونکہ اس میں عورت کی توہین کی گئی۔ 2011 میں mighty helmski کو بھی پشیمانی کا سامنا کرنا پڑا۔ ان دو تبصروں کی بین الاقوامی طور پر مذمت کی گئی۔ جب اس نے یہودی ریاست کے لئے "گو بر ریاست" کا لفظ استعمال کیا اور اس کو عدالت نے ایسا کہنے پر سزا سنائی۔

گستاخی رسول ﷺ پر اسلامی حکمرانوں کے فیصلے

اسلامی تاریخ کے سب سے پہلے حکمران کی صورت میں صاحب شرع حضور اقدس ﷺ فتح مکہ کے روز تاریخ کے افق پر جلوہ افروز ہوئے تو آپ ﷺ نے اپنے اور اپنے اصحاب اور اہل بیت کے دشمنوں کو عام معافی دینے کا اعلان کیا مگر منصب رسالت کی تنقیص کرنے والوں کے لئے خصوصی حکم ارشاد فرمایا کہ ابنِ خطل کو قتل کیا جائے اگرچہ وہ خانہ کعبہ کے پردوں سے چٹا ہوا ہو (مفہوم)۔ ارشاد نبوی ﷺ میں گستاخی رسول کی سزا اور دیگر مجرمین کی سزائیں امتیاز اور استثنائی اسلامی حکمرانوں کے لئے گستاخی رسول کی معافی اور رعایت کے تمام دروازے کلیتاً مسدود کرتا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ خلفائے راشدین نے اپنے اپنے ادوار میں کبھی بھی کسی گستاخی اور شاتم رسول کے لئے نرم گوشہ نہیں رکھا اور گستاخانِ نبی قتل کئے جاتے رہے۔ یہاں خلفائے راشدین کے بعد آنے والے اسلامی حکمرانوں کے فیصلے بیان کئے جائیں گے۔

حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کا موقف

قاضی عیاض لکھتے ہیں ”خليفة عادل جناب عمر بن عبد العزيز نے عامل کوفہ کے استفسار پر تحریر فرمایا تھا کہ سوائے اس شخص کے جو سرورِ عالم ﷺ کی شان میں گستاخی کا مرتکب ہو، ان کے علاوہ کسی دوسرے کو گالی دینے کی وجہ سے قتل نہیں کیا جائے گا“ (الشفاء، 2/387) مائل خیر آبادی اس واقعہ کو یوں ذکر کرتے ہیں ”ایک بار حضرت عمر بن عبد العزیز کے گورنر عبد الحمید بن عبد الرحمن نے لکھا ہے کہ میرے سامنے ایک ایسا مجرم پیش کیا گیا جو آپ کو گالیاں دیتا ہے۔ میں نے چاہا کہ اس کو قتل کر دوں لیکن پھر سوچا کہ آپ کی رائے لے لوں۔ چنانچہ آپ کا حکم آنے تک اسے قید کر دیا ہے۔ خلیفہ نے جواب لکھ بھیجا کہ اگر تم اسے قتل کر دیتے تو میں تم سے قصاص لیتا۔ رسول اللہ ﷺ کے سوا کسی اور کو گالی دینے پر قتل کرنا جائز نہیں“ (عمر ثانی عمر بن عبد العزیز، ص 50)

خلیفہ ہارون الرشید کے جواب میں امام مالک علیہ الرحمہ کا فتویٰ

عباسی خلیفہ ہارون الرشید نے امام مالک سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا جو سرکارِ دو عالم ﷺ کی شان میں گستاخی کرتا ہو۔ ہارون الرشید نے لکھا تھا کہ عراق کے علماء نے شاتم رسول ﷺ کے لئے کوڑوں کی سزا تجویز کی ہے۔ آپ کا اس سلسلے میں کیا فتویٰ ہے؟ امام مالک نے ہارون الرشید کے استفسار پر غصہ کرتے ہوئے فرمایا جو شخص حضور علیہ السلام کو گالی دے، وہ ملتِ اسلامیہ کا فرد نہیں رہتا، ایسا شخص واجب القتل ہے، اور جو کوئی شخص اصحاب رسول رضوان اللہ علیہم اجمعین کو برا بھلا کہے اور گالیاں دے، اس کو کوڑے مارے جائیں۔“ (الشفاء: 388-387/2)

موسیٰ بن مہدی عباسی اور گستاخی رسول ﷺ

عباسی خلیفہ موسیٰ بن مہدی الملقب بہ ہادی کے عہد میں ایک شخص نے قبیلہ قریش کو برا بھلا کہا۔ اس سلسلے میں حضور ﷺ کی ذات پاک کے متعلق بھی گستاخی کی۔ وہ ہادی کے سامنے لایا گیا۔ اس نے علماء فقہاء کو جمع کر کے اس کے متعلق فتویٰ لیا۔ انہوں نے اس کے قتل کا فتویٰ صادر کیا۔ اس پر خلیفہ نے کہا کہ اس کی سزا کے لئے قریش ہی کی اہانت کافی تھی (کیونکہ یہ سرکارِ مدینہ ﷺ کا خاندان ہے) اس شخص نے رسول اللہ ﷺ کو بھی شامل کر لیا چنانچہ اس کا سر قلم کر دیا گیا (تاریخ بغداد: 23/13)۔

سلطان نور الدین زنگی اور گستاخان رسول ﷺ

577 ہجری میں سلطان نور الدین زنگی کے زمانہ میں روضہ پاک میں نقب زنی کی ناپاک جسارت کی گئی مگر اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے شریکوں کا منصوبہ خاک میں ملا دیا۔ سلطان کو خواب میں حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی اور آپ ﷺ نے ”دونیلی آنکھوں والے“ کا اشارہ کر کے فرمایا کہ ان سے میری حفاظت کرو۔ سلطان کو سخت تشویش ہوئی۔ اٹھ کر وضو کیا۔ نفل ادا کئے مگر جو نبی لیٹے پھر وہی خواب دیکھا۔ غرضیکہ تین دفعہ ایسا ہوا تو آپ اٹھ کھڑے ہوئے۔ اپنے وزیر جمال الدین کے مشورے پر فوراً مدینہ جانے کی تیاری شروع کر دی۔ سولہویں دن مدینہ طیبہ پہنچے۔ ریاض الجنۃ میں تحیۃ المسجد ادا کرنے کے بعد سوچنے لگے کہ حصول مقصد کے لئے کیا تدبیر اختیار کرنی چاہئے۔ آخر وزیر نے اعلان کیا کہ بادشاہ مدینہ منورہ میں تشریف لائے ہیں، وہ اہل مدینہ کو انعامات سے نوازیں گے۔ ہر شخص حاضر ہو کر اپنا حصہ لے لے۔ ایک ایک آدمی آتا گیا، بادشاہ انعامات تقسیم کرتا رہا۔ وہ ہر شخص کو بغور دیکھتا اور خواب میں نظر آنے والی شکلوں کو تلاش کرتا، حتیٰ کہ مدینہ کے تمام لوگ گزر گئے مگر مجرمین کا کھوج نہ لگایا جاسکا۔ بادشاہ نے استفسار کیا کہ کوئی رہ گیا ہو تو حاضر کیا جائے۔ بڑی سوچ بچار کے بعد شاہ کو بتایا گیا کہ صرف دو مغربی باشندے ہیں جو نہایت متقی ہیں اور انہوں نے گوشہ نشینی اختیار کر رکھی ہے۔ ہر وقت عبادت و ریاضت میں مصروف رہتے ہیں۔ بادشاہ نے انہیں بھی طلب کر لیا اور انہیں ایک نظر دیکھتے ہی پہچان گیا۔ پوچھا کون ہو اور یہاں کیوں پڑے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ ہم مغرب کے رہنے والے ہیں۔ حج کے لئے آئے تھے، روضہ انور کی زیارت کے لئے مدینہ آئے تو حضور ﷺ کے پڑوس میں رہنے کے شوق میں یہیں کے ہو کر رہ گئے۔ بادشاہ ان دونوں کو وہیں چھوڑ کر ان کی رہائش گاہ پر پہنچا جو ایک قریبی سرائے میں تھی مگر وہاں کوئی مشکوک چیز نظر نہ آئی جس کی وجہ سے بادشاہ اور پریشان ہو گیا۔ مدینہ پاک کے لوگوں نے ان کی صفائی میں بہت کچھ کہا کہ یہ نہایت پرہیزگار ہیں، ریاض الجنۃ میں نماز پڑھتے ہیں، روزانہ جنت البقیع کی زیارت کرتے ہیں اور ہر شنبہ کو قبائیں نفل ادا کرتے ہیں۔ یہ قائم اللیل اور صائم النہار ہیں۔ اس سے بادشاہ کی تشویش میں اور اضافہ ہو گیا۔ دفعۃً بادشاہ کے دل میں کچھ خیال آیا اور اس نے ان آدمیوں کے مصلیٰ کو الٹ دیا۔ بوریا کا مصلیٰ ایک پتھر کے اوپر تھا۔ پتھر اٹھایا گیا تو نیچے سرنگ نمودار ہوئی جو دور تک روضہ انور ﷺ کے قریب پہنچ چکی تھی۔ بادشاہ نے اس کمینی حرکت کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ وہ نصرانی ہیں اور عیسائی بادشاہوں نے انہیں بیش بہا دولت دے کر اس کام پر مامور کیا ہے کہ کسی طرح وہ حضور ﷺ کے حجرہ مقدسہ میں داخل ہو کر آپ ﷺ کا جسم اطہر یہاں سے نکال کر لے جائیں۔ ان کا طریقہ واردات یہ تھا کہ رات بھر سرنگ کی کھدائی کرتے اور مشکوں میں مٹی بھر کر بقیع کے مضافات میں ڈال آتے۔ سلطان نور الدین زنگی یہ بات سن کر آتش غضب سے بھڑک اٹھا۔ ساتھ ہی رقت بھی طاری ہو گئی کہ اسے اس کام پر معمور کیا گیا ہے چنانچہ دونوں عیسائیوں کو صبح کے وقت قتل کرادیا۔ اس کے بعد اس بیدار بخت بادشاہ نے حجرہ پاک کے چاروں طرف اتنی گہری بنیادوں کو سطح زمین تک بھر دیا کہ آئندہ کسی ملعون کو نبی پاک ﷺ کی لحد مبارک کی توہین کے قصد کا موقع نہ مل سکے (آئینہ حج، ص 174-172)

شاتم رسول ربی نالڈ اور سلطان صلاح الدین ایوبی

شیطان صفت پرنس اطلاق والٹی کرک ربی نالڈ نے جزیرہ نمائے عرب پر لشکر کشی کا قصد کیا تا کہ مدینہ منورہ میں حضور اقدس ﷺ کے مزار مبارک کو منہدم اور مکہ معظمہ میں خانہ کعبہ کو مسمار کر دے۔ جب وہ سمندری راستے سے حملہ آور ہوا تو مسلمان مقابلے کے لئے مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔ اس کی فوج اسلامی لشکر کو دیکھ کر گھبرا گئی۔ وہ اپنے جہازوں کو چھوڑ کر پہاڑوں کی جانب بھاگے۔ مسلم سپاہ کے جیالوں نے انہیں پہاڑوں اور

باغوں سے پکڑ کر ان کے ٹکڑے کر دیئے۔ ربیگی نالڈ جیسا شاتم رسول خود بھاگ کر جان بچانے میں کامیاب ہو گیا۔ لیکن ابلیس کا فرزند اپنی حرکتوں سے باز نہ آیا اور مسلمانوں کو دکھ پہنچانے اور حضور ﷺ کی توہین کا ارتکاب کرنا اس کی فطرت کا جزو لاینفک (اٹوٹ انگ) بن چکا تھا لیکن پول کا بیان ہے کہ ربیگی نالڈ نے 1179ء میں مسلمانوں کے ایک کارواں کو لوٹ لیا اور اس کے تمام آدمی گرفتار کر لئے۔ بادشاہ یروشلم نے اس پر اعتراض کیا اور کارواں کے لوگوں کی رہائی اور لوٹے ہوئے مال کی واپسی کے لئے سفیر بھیجا۔ ربیگی نالڈ نے اس کا مذاق اڑایا۔ 1183ء میں پھر یہی حرکت کی۔ 1186ء میں مسلمان تاجروں کے ایک قافلہ کو لوٹ کر اہل قافلہ کو گرفتار کر لیا۔ جب ان لوگوں نے ان سے رہائی کے لئے کہا تو اس نے یہ طعن آمیز جواب دیا کہ تم محمد ﷺ پر ایمان رکھتے ہو اس سے کیوں نہیں کہتے کہ وہ آکر تم کو چھڑائے (استغفر اللہ) جس وقت سلطان صلاح الدین ایوبی کی ربیگی نالڈ کی اس گستاخانہ گفتگو کی خبر ملی تو اس نے قسم کھا کر کہا کہ اس صلح شکن کافر کو خدا نے چاہا تو میں اپنے ہاتھوں سے قتل کر دوں گا۔ صلیبی لڑائیوں کے سلسلے میں ایک موقع پر فرنگیوں کو شکست ہو گئی۔ فرنگی بادشاہ اور شہزادے قید کر کے سلطان صلاح الدین ایوبی کے سامنے لائے گئے۔ ان میں ربیگی نالڈ بھی شامل تھا۔ سلطان صلاح الدین ایوبی نے اس کو تمام بد اعمالیاں گنوائیں اور یہ بھی کہا کہ اس وقت میں محمد رسول اللہ ﷺ سے مدد چاہتا ہوں اور یہ کہہ کر اپنے ہاتھوں سے اس موذی کا سر قلم کر دیا۔ اس کے بعد فرمایا کہ ہم مسلمانوں کا یہ دستور نہیں کہ لوگوں کو خواہ مخواہ قتل کرتے رہیں۔ ربیگی نالڈ تو صرف حد سے بڑھی ہوئی بد اعمالیوں اور حضور ﷺ کے ساتھ گستاخی کی پاداش میں قتل کیا گیا ہے۔ (ابن اثیر، 82/11، کتاب الروضین، 8/2)

فقہائے اندلس اور گستاخ رسول ﷺ

ابراہیم فرازی ماہر علوم اور اپنے زمانے کا مشہور شاعر تھا۔ وہ قاضی ابوالعباس بن طالب کی علمی مجلس میں شریک ہوا کرتا تھا۔ جب اس کے متعلق یہ معلوم ہوا کہ وہ خدا تعالیٰ، انبیاء کرام علیہم السلام اور خاتم النبیین ﷺ کی بارگاہ میں گستاخیاں کرتا ہے اور استخفاف اور استہزاء کے کلمات ادا کرتا ہے تو قاضی بن عمر اور دیگر فقہاء نے اس کو عدالت میں طلب کیا اور اس کی کوتاہیوں کے ثبوت کے بعد اس کے قتل اور پھانسی کا حکم دیا۔ چنانچہ پہلے اس کے پیٹ میں چھری ماری گئی اور اس کے بعد اس کو اٹھا کر سولی پر لٹکایا گیا۔ بعد میں اس کی نعش سولی سے اتار کر جلادی گئی۔ (الشفاء، 387/2)

پادری یولو جیسس کا قتل

اے ہسٹری آف اسپین کے مصنف لیور مور لکھتے ہیں ”قرطبہ کے اس پادری (یولو جیسس) نے 850ء میں سرعام پیغمبر اسلام ﷺ کی گستاخی اور بے ادبی کی تحریک کا آغاز کیا۔ لین پول ”اسٹوری آف دی نیشنل سیریز“ کے مصنف لکھتے ہیں کہ یہ پادری اپنی مجنونانہ حرکتوں سے باز نہ آیا اور امیر عبدالرحمن کے فرزند ارجمند امیر محمد کے ہاتھوں کیفر کردار تک پہنچا۔ (اسٹوری آف دی نیشنل سیریز، 42/2)

راہب اسحاق کا قتل

اسحاق قرطبہ کے عیسائی ماں باپ کا بیٹا تھا۔ عربی زبان خوب جانتا تھا۔ ابھی نو عمری میں ہی تھا کہ امیر عبدالرحمن کے دربار میں اس کو کاتب کی جگہ مل گئی لیکن 24 برس کی عمر میں دنیا سے کنارہ کش ہو کر صبا نوس کی مسیحی خانقاہ میں گوشہ نشین ہو گیا جہاں متعصب پادریوں کی تصانیف کا مطالعہ کرنے کی وجہ سے اس کے دل میں جوش پیدا ہوا کہ وہ اپنی جان دے کر بزرگی حاصل کرے۔ ایک دن وہ خانقاہ سے نکل کر قرطبہ پہنچا اور قاضی کے سامنے آکر کہا: میں آپ کا دین قول کرنا چاہتا ہوں، مہربانی کر کے آپ مجھے اس کی ہدایات دیں۔ قاضی اس سے خوش ہو کر اسے دین اسلام کے متعلق بتانے لگا۔ اس نے برملا حضور ﷺ پر سب و شتم کیا۔ جب قاضی نے سمجھا یا تو اس کو بھی برا کہا۔ قاضی نے اسے جیل بھیج دیا۔ امیر عبدالرحمن نے اس گستاخ

رسول ﷺ کی بابت حکم جاری کیا کہ اسے پھانسی دی جائے اور اس کی لاش کو کئی دن تک پھانسی پر اسی طرح لٹکا رہنے دیا جائے کہ سر نیچے اور پاؤں اوپر ہوں۔ اس کے بعد لاش جلا کر اس کی راکھ دریا میں بہادی جائے۔ چنانچہ جون 851ء میں ان احکام کی تعمیل ہوئی۔ (عبرت نامہ اندلس، ص 479)

پرفیکٹس کا قتل

پرفیکٹس سینٹ ایکس کلوئس کے گرجا کا ایک پادری تھا۔ عربی زبان پر مہارت رکھتا تھا۔ ایک دن بازار میں کچھ خریدنے نکلا، وہاں چند مسلمانوں سے گفتگو کرنے لگا۔ معمولی بات چیت کے بعد مذہب کا ذکر چھیڑا۔ مسلمانوں نے پادری سے کہا ”تم ہمارے رسول مقبول ﷺ اور مسیح علیہ السلام کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو؟“ پادری نے کہا مسیح میرا خدا ہے۔ تم اپنے پیغمبر ﷺ کی نسبت نہ پوچھو کہ ہم عیسائی ان کے بارے میں کیا خیال رکھتے ہیں۔ جب مسلمانوں نے قاضی کو اس کی گفتگو نہ بتانے کا یقین دلایا تو اس نے نازیبا کلمات کہے اور حضور ﷺ پر سب و شتم کیا۔ ایک دن جب وہ سڑک پر جا رہا تھا تو ان لوگوں نے جن کے سامنے اس نے بے ہودہ الفاظ کہے تھے، مسلمانوں کو اس کی نازیبا حرکت کی اطلاع دے دی۔ لوگ اسے پکڑ کر قاضی کے پاس لے گئے اور قاضی سے فریاد کی کہ اس پادری نے ہمارے نبی ﷺ کی شان میں نہایت بے ادبی کے الفاظ کہے ہیں۔ قاضی نے پادری سے پوچھا تو اس نے کانپتے ہوئے قطعاً انکار کر دیا۔ لیکن قاضی نے شرع کے مطابق اس کے قتل کا حکم سنایا اور اسے بیڑیاں پہنا کر جیل بھیج دیا۔ جہاں اس شاتم رسول نے پھر اپنی سابقہ روش کا اعادہ کیا۔ چنانچہ مقررہ روز اس کا سر قلم کر دیا گیا۔ (عبرت نامہ اندلس، 473-471/2، مسلمان اندلس میں، ص 131)

عیسائی جنون کا ایک اور مظاہرہ اور سزائے موت

سانچو کے قتل کے بعد اتوار کے دن 7 جون 1851ء چھ راہب جن میں ایک اسحاق کا پچا جرمیاس اور دوسرا راہب جان بتوس تھا۔ وہ اپنے حجرے میں تنہا پڑا رہتا تھا۔ قاضی کے سامنے آئے اور کہا: ہم بھی اپنے دینی بھائیوں ساکو اور اسحاق کے الفاظ کا اعادہ کرتے ہیں اور پھر سب و شتم کرنے لگے۔ یہ چھ کے چھ قتل کر دیئے گئے (عبرت نامہ اندلس: 481/1)

آزک کا قتل

پرفیکٹس کی طرح آزک بھی قاضی کی عدالت میں حاضر ہوا اور اسلام قبول کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ جیسے ہی اس کو مسلمان کرنے کے لئے دینی عقائد اس کے سامنے بیان کئے گئے تو اس نے سب و شتم شروع کر دیا۔ قاضی کے لئے برداشت کرنا دشوار ہو گیا۔ اس نے اس ذلیل کو طمانچہ رسید کر کے کہا، جانتا ہے کہ اسلام میں اس کی سزا قتل ہے۔ اس نے کہا کہ وہ جان بوجھ کر یہاں آیا ہے۔ اس لئے کہ خدا فرماتا ہے کہ مبارک ہیں وہ لوگ جو دینداری کے لئے ستائے گئے۔ آسمان کی بادشاہت انہی کے لئے ہے۔ اس شاتم رسول کو بھی قتل کر دیا گیا۔ (تاریخ اندلس از سید ریاست علی)

جس بے باکی اور بد معاشی کا مظاہرہ مذکورہ گستاخان رسول نے اس دور میں کیا، اگر اسے فرش زمین کا سیاہ ترین دور تصور کر لیا جائے تو بے جا نہ ہو گا مگر جہاں اس سیاہ دور کی بد بختی کا قلق دامن گیر ہے، وہاں اسلامی حکمرانوں کے جرأت مندانہ فیصلے سیاہ رات میں ستاروں کی مانند چمکتے نظر آتے ہیں اور ان ستاروں کی چمک ہی میں منزلوں کے آثار پنہاں ہیں۔

مغلیہ دور حکومت میں گستاخ رسول کی سزا

ملا عبد القادر بدایونی لکھتے ہیں: عبد الرحیم قاضی متھرا نے شیخ (شیخ عبدالغنی چیف جسٹس) کے پاس ایک استغاثہ بھیجا جس میں بیان کیا گیا کہ وہاں مسلمان

ایک مسجد کی تعمیر کا ارادہ کئے ہوئے ہیں لیکن اس سرکش برہمن نے سارا عمارتی سامان اٹھوا لیا اور اسی سامان سے بت خانے کی تعمیر شروع کروادی ہے۔ میں نے جب اس کے خلاف تادیبی کارروائی کا اعادہ کیا تو اس نے گواہوں کی موجودگی میں حضور ﷺ کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا اور مسلمانوں کی اس نے سخت توہین کی۔ شیخ عبدالغنی نے اس کو طلب کیا لیکن اس نے پیش ہونے سے انکار کر دیا۔ جس پر بادشاہ (اکبر) نے بیربل اور شیخ ابوالفضل کو بھجوا دیا اور وہ اسے لے آئے۔ شیخ ابوالفضل نے جو کچھ گواہوں سے سنا تھا وہ بیان کیا اور کہا اس بات کی تحقیق ہو گئی ہے کہ اس نے گالیاں بکی تھیں۔ اس کی سزا کے معاملے میں علماء کے دو گروہ ہو گئے۔ ایک گروہ نے اسے واجب القتل قرار دے کر سزائے موت کا مطالبہ کیا اور دوسرا اس کے خلاف، تعزیر اور جرمانے پر زور دے رہا تھا۔ بادشاہ نے صراحتاً اس کے قتل کی اجازت نہ دی اور گول مول کہہ دیا کہ یہ شرعی مسئلہ ہے، سزائوں کا تعلق تم سے ہے۔ ہم سے کیا پوچھتے ہو؟ وہ برہمن مدتوں اس جھگڑے میں قید میں پڑا رہا۔ شاہی محل کی بیگمات اس کی رہائی کے لئے سفارش کرتی رہیں لیکن بادشاہ شیخ کا بہت لحاظ کرتا تھا۔ اس لئے اس نے رہائی کا حکم بھی نہ دیا۔ شیخ نے جب اس کے قتل کے لئے اصرار کیا تو بادشاہ نے وہی جواب دیا کہ ہم تو تم سے پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ تم جو مناسب جانو کرو۔ اس کے بعد فوراً ہی شیخ عبدالغنی نے اس برہمن کے قتل کا حکم دے دیا۔ چنانچہ اس کی تعمیل میں اس کی گردن ماری گئی۔ (منتخب التواریخ از مولانا عبدالقادر بدایونی)

1734ء میں ایک اور گستاخ کو قتل کیا گیا

ایک ہندو مورخ اس واقعہ کو اپنے الفاظ میں یوں بیان کرتے ہیں کہ حقیقت رائے باگھل پوری سیالکوٹ کے کھتری کا پندرہ سالہ لڑکا تھا۔ جس کی شادی بٹالہ کے کشن سنگھ بھٹہ نامی سکھ کی لڑکی سے ہوئی تھی۔ حقیقت رائے مسلمانوں کے اسکول میں داخل کیا گیا جہاں ایک استاد نے ہندو دیوتاؤں کے بارے میں کچھ توہین آمیز باتیں کیں۔ حقیقت رائے نے اس کے خلاف احتجاج کیا اور اس نے بھی انتقاماً حضور ﷺ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کئے۔ اس جرم میں حقیقت رائے کو گرفتار کر کے لاہور عدالتی کارروائی کے لئے بھیجا گیا۔ اس واقعہ سے پنجاب کی ساری غیر مسلم آبادی کو شدید دھچکا لگا۔ کچھ ہندو افسر ذریا خان کے پاس پہنچے (جو اس وقت کا گورنر لاہور تھا) کہ حقیقت رائے کو معاف کر دیا جائے۔ لیکن ذکر یا خان نے کوئی سفارش نہ سنی اور سزائے موت کے حکم پر نظر ثانی سے انکار کر دیا۔ جس کے اجراء میں پہلے مجرم کو ایک ستون سے باندھ کر اسے کوڑوں کی سزا دی گئی۔ اس کے بعد اس کی گردن اڑادی گئی۔ (پنجاب آخری مغل دور حکومت میں، ص 122)

معلوم ہوتا ہے کہ ستون سے باندھ کر اسے سزا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی گستاخی کی وجہ سے دی گئی اور قتل کی سزا اسے شان رسالت میں گستاخی کرنے کی وجہ سے دی گئی۔ وہی ہندو مورخ آگے لکھتا ہے: پنجاب میں بسنت کا میلہ اسی حقیقت رائے کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ (پنجاب آخری مغل دور حکومت میں، ص 279)

اے کاش! زندہ دلان لاہور بسنت کی حقیقت سے آشنا ہو جائیں اور اس مکروہ رسم پر لاکھوں اور کروڑوں روپے خرچ کر کے لاشعوری طور پر بھی قہر خداوندی کو آواز دینے سے بچ جائیں۔ سلطنت مغلیہ کا سورج 1857ء میں غروب ہو گیا۔ انگریز شاطر نے وہ قانون جو مسلمانوں کے زخموں کا مرہم تھا اسے یکسر ختم کر دیا۔ چنانچہ مسلمان سرفروشو نے اس قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لیا اور گستاخان رسول کو قتل کر کے انہیں کیفر کردار تک پہنچاتے رہے۔

پاکستان میں توہین رسالت کا قانون

امریکہ کا ہدف تھا کہ قانون توہین رسالت جو کہ پاکستان کے قانون کا حصہ ہے اس میں تبدیلی کر دی جائے تاکہ بے دھڑک غالی قسم کی حرام کی اولادیں ہمارے پیارے نبی پاک ﷺ کی توہین کرتی پھریں حتیٰ کہ مسلمانوں کے کان اس طرح کے جملے سن سن کر عادی ہو جائیں اور پھر توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کرنے والے منچلوں کی طرح پھرتے رہے۔ لیکن اللہ کی قدرت ہے کہ فاسق سے فاسق تر مسلمان بھی نادانستگی میں اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہے لہذا وہ اس طرح کی حرکت نہیں ہرگز نہیں برداشت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے قرآن کی حفاظت کا ذمہ اٹھایا ہے مگر اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی حفاظت کا ذمہ نہیں اٹھایا ہے بلکہ مسلمانوں پر اس کام کی انجام دہی کے لئے کڑا امتحان ڈالا۔ کچھ لوگ جو ڈالر کے غلام ہیں انہوں نے قوم کی سب سے بڑی خدمت یہ سمجھ رکھی ہے کہ کسی طرح قانون توہین رسالت میں تبدیلی کر دی جائے تاکہ اپنے باپ امریکہ کو خوش کر سکے لیکن اللہ کی کرنی ایسی ہے کہ یہ اس میں کامیاب نہیں ہو پارہے اور بار بار کوشش کرنے کے باوجود ناکام پھر رہے ہیں اور انشاء اللہ آگے بھی ناکام ہی رہیں گے۔ البتہ کچھ برائے نام سکالر ز جو دین کو اپنے باپ کی جاگیر سمجھ کر اپنے مکروہ فتوے جھاڑتے ہیں جس کی وجہ سے ہماری نوجوان نسل جو کہ علماء کو کچھ جانتے ہی نہیں ان کے دل میں بے شمار اشکالات پیدا ہو گئے ہیں اور ہم اہل قلم کو بھی اس پر اسی لئے قلم اٹھانا پڑ رہا ہے کہ یہ جہاد بالقلم کے ذریعے اس فتنے کی سرکوبی کی جائے۔ بے شک گستاخی سے ناموس رسالت میں تو فرق نہ پڑے گا مگر خبیث کی خباثت سامنے آجائے گی اور ہم پر اس کو قتل کرنے کی حجت لازم آجائے گی۔

توہین رسالت اور پاکستانی قوانین:-

تغزیرات پاکستان دفعہ 295C:

"حضور اکرم ﷺ کیلئے توہین آمیز کلمات کا استعمال: کوئی شخص بذریعہ الفاظ زبانی، تحریری یا اعلانیہ، اشارۃً یا کنانیۃً یا صراحتاً یا ضمناً حضور اکرم ﷺ کی یا آپ کے نام مبارک کی بے حرمتی و گستاخی کرے اسے سزائے موت یا عمر قید کی سزا دی گی اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہو گا۔"

نوٹ: عمر قید اور جرمانہ کی سزا وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے تحت 30 اپریل 1991ء کو ختم ہو چکی ہے اب گستاخ رسول کیلئے پاکستانی قوانین کے تحت صرف اور صرف سزائے موت ہے۔ حق حق۔ طریق الحق

پاکستانی قانون میں پہلے سے گستاخ رسول کی سزا موت نہ تھی بلکہ علمائے اہلسنت خصوصاً حضرت علامہ مولانا سید شاہ تراب الحق قادری صاحب، جب ممبر قومی اسمبلی تھے، نے اپنی کوششوں سے گستاخ رسول کی سزا آئین کی شق نمبر 295C کے تحت سزائے موت مقرر کروا کر بارگاہ رسالت سے خوشنودی و سعادت حاصل کی۔ سرپرست اعلیٰ طریق الحق، مفسر قرآن شیخ الحدیث مصنف کثیر کتب پیر طریقت سید ذاکر حسین شاہ سیالوی (سابق ممبر اسلامی نظریاتی کونسل) مدظلہ العالی نے بھی فرمایا کہ نفاذ قانون تحفظ ناموس رسالت میں سب سے زیادہ کاوش اور حصہ میرا ہے۔ حق حق۔ طریق الحق

گستاخ رسول کی توبہ کا کیا فائدہ؟

بعض لوگوں کے دلوں میں یہ وسوسہ آتا ہے کہ جب گستاخ رسول کی سزا موت ہی ہے تو پھر اس کی توبہ سے کیا فائدہ؟ گستاخ رسول کی توبہ قبول نہیں کا مطلب یہ ہے کہ اسکو عند الشریعہ معاف نہ کیا جائے گا اور قتل کیا جائے گا۔ سچے دل سے توبہ کرنے کے بعد (موت کے گھاٹ اتارے جانے کے بعد) اس کی نماز جنازہ بھی پڑھی جائے گی اور ہمیشہ کیلئے جہنم میں جانے سے اس صورت میں بچ جائے گا کہ اللہ توبہ قبول کر لے کیونکہ معاملہ سنگین ہے کہ گستاخی بھی تورب کے محبوب ﷺ کی جیکہ امام سرخسی کے مطابق وہ دائمی کافر ہوا اسکی توبہ عند اللہ اور عند الناس قبول نہیں۔

آج کئی برس کے بعد حکومت پاکستان یہود و نصاریٰ اور قادیانیوں کو راضی کرنے کیلئے گستاخ رسول کی سزا میں ترمیم کرنے کے درپے ہے مگر حکومت پاکستان کو سوچنا چاہیے کہ گستاخ رسول کیلئے سزائے موت جناب رسالت مآب ﷺ نے تجویز فرمائی ہے جسے کوئی بھی حاکم تبدیل نہیں کر سکتا لہذا حکومت پاکستان امریکی ایماء پر اس سزا میں ترمیم کرنے کے خواب دیکھنا چھوڑ دے کیونکہ جو فیصلہ چودہ سو سال پہلے حضور اکرم ﷺ نے خود دیدیا اسے کوئی بھی تبدیل نہیں کر سکتا۔ گستاخ رسول کی نیت کا بھی اعتبار نہیں ہو گا وہ گستاخی کرنے کے بعد یہ کہے کہ میری گستاخی کی نیت نہ تھی اس کے باوجود علمائے اسلام کے فتوؤں کے تحت اسے قتل کیا جائے گا۔

پاکستان میں توہین رسالت کا قانون ختم ہوا تو لوگ خود سزائیں دینگے۔

پاکستان میں تحریک ناموس رسالت کے حوالے سے اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ کا نام بہت نمایاں ہے۔ آج کل وہ ایک حادثے کی وجہ سے علیل ہیں۔ ملعونہ آسیہ کے معاملے پر ان کا کہنا ہے کہ امریکہ اور یورپ تک میں توہین رسالت کے حوالے سے قوانین موجود ہیں اور امریکہ کی بعض ریاستوں میں تو توہین مسیح علیہ السلام پر موت کی سزا موجود ہے۔ قانون ناموس رسالت پر اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ کی مخصوص گفتگو قارئین کی نذر ہے۔

سوال: قانون توہین رسالت کے حوالے سے یہ کہا جاتا ہے کہ اس پر عملدرآمد میں گڑبڑ ہے اور مقدمات جھوٹے بنائے جاتے ہیں؟

جواب: اصل بات یہ ہے کہ اس قانون کو غیر موثر بنانے کے لئے اس کے طریقہ کار کو تبدیل کرنے کی بات کی جا رہی ہے۔ اس وقت آسیہ کا مقدمہ اچھالنے کی وجہ بھی یہی ہے کہ کسی طرح اس قانون کو ختم کیا جائے، تاکہ وہ پاکستان میں بھی نعوذ باللہ نبی اکرم ﷺ کی ناموس پر ضرب لگالیں۔ اگر وہ پاکستان میں اس قانون کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو یہ ان کی منافقت ہے۔ امریکہ اور یورپ میں تو توہین مسیح علیہ السلام کا قانون ہے۔ امریکہ کی بعض ریاستوں میں اس جرم کی سزا موت ہے۔ وہاں پر اس قانون اور اس سزا کے خلاف کوئی آواز بلند نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ بھی مجرم ٹھہرتا ہے۔ ہمارے یہاں قانون کی بڑی آزادی ہے۔ برطانیہ میں بھی توہین مسیح علیہ السلام پر قانون ہے اور اس کی سزا عمر قید ہے۔ کیونکہ برطانیہ میں سزائے موت ختم ہو گئی ہے۔ سب سے بڑی سزا عمر قید ہے۔ توہین مسیح علیہ السلام تو بہت بڑا جرم ہے۔ وہاں پر ان معاملات میں یہ لوگ اس قدر حساس ہیں کہ مدرٹریا پر ایک فلم بنی جس میں وہ وجد میں آکر حضرت مسیح علیہ السلام کی شبیہ کے بوسے لیتی ہے تو اس فلم کی نمائش پر فوراً ہی پابندی لگادی گئی۔ فلم کا معاملہ ہاؤس آف لارڈز میں گیا۔ وہاں اس کی توثیق ہوئی اور وہاں یہ بھی کہا گیا کہ اگر آپ ٹریسا کے حوالے سے بات کر رہے ہیں تو آپ توہین مسیح

علیہ السلام کے قانون کو وسیع کریں اور اسے تمام انبیاء علیہم السلام کے لئے رکھیں۔ صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے نہیں تو جواب یہ آیا کہ ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ اگر اسلام پر جارحانہ حملہ ہوتا ہے تو ہمارے نزدیک وہ حملہ جائز ہے۔ کیونکہ اسلام ہمارا مذہب نہیں ہے۔ آپ دیکھئے کہ برطانیہ خود کو ایک سیکولر ملک نہیں کہتا بلکہ وہ اپنی شناخت ایک مسیحی ملک کے طور پر رکھتا ہے۔ اس کے پرچم پر صلیب آویزاں ہے۔ فلم بنانے والے یورپی یونین میں گئے۔ وہاں انہیں اجازت نہیں ملی۔ یورپ کی انسانی حقوق کی عدالتوں نے اس احتجاج کو خارج کر دیا اور فلم پر پابندی برقرار رکھی کہ وہ ان معاملات میں دخل نہیں دیں گے۔ کیونکہ یہ برطانیہ کا قانون ہے اور وہ کسی ملک کو اپنا قانون تبدیل کرنے کے لئے نہیں کہہ سکتے۔ لیکن وہ ہمیں کہتے رہتے ہیں۔ یہ تو ان کا اپنا اصل ہے کہ وہ کتنے مذہبی ہیں اور اپنے معاملات میں کس قدر سخت گیر ہیں۔ لیکن مسلمانوں کو اپنے مذہب پر عمل کرنے اور اپنے نبی ﷺ کی حرمت و ناموس کی حفاظت کا حق نہیں دینا چاہتے۔ رکن قومی اسمبلی ایاز امیر بھی قانون توہین رسالت کا مذاق اڑا کر توہین رسالت کے مرتکب ہوئے ہیں۔ انہوں نے مضحکہ خیز باتیں کر کے ناموس رسالت کا مذاق اڑایا ہے۔ ذرا میاں نواز شریف اپنے ان رکن اسمبلی کی گرفت تو کریں۔ وہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ توہین رسالت کوئی جرم نہیں ہے۔ اس شخص کے خلاف توہین رسالت کے جرم میں مقدمہ دائر کرنا چاہئے۔

سوال: اعتراض تو یہ ہے کہ اس قانون کا غلط استعمال ہوتا ہے لہذا طریقہ کار ٹھیک کر دیا جائے تاکہ اس قانون کا غلط استعمال نہ ہو؟

جواب: ان لوگوں کو صرف اسلامی قوانین کا غلط استعمال ہی کیوں دکھائی دیتا ہے جبکہ دیگر عام قوانین کا تو وہ خود غلط استعمال کر رہے ہیں۔ انہیں قانون ناموس رسالت پر اعتراض ہے۔ حدود قوانین پر اعتراض ہے۔ زنا کا قانون یہ ہے کہ عورت شکایت کرے تو زنا ہے۔ کیا اس قانون کا عورتیں غلط استعمال نہیں کر رہی ہیں۔ کون سا قانون ہے جو غلط استعمال نہیں ہو رہا۔ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ ملک سے سرے سے قانون ہی ختم کر دیا جائے۔

سوال: اگر یہ قانون ختم ہو گیا تو پھر کیا ہوگا؟

جواب: پھر تو احتجاج کا ایک طوفان اٹھے گا اور پھر لوگ از خود توہین رسالت کے مجرموں کو سزا دیں گے۔ تمام مسالک میں بھی اس کی سزا موت ہے۔ اس لئے جو شخص توہین رسالت کرتا ہے۔ وہ مرتد ہو جاتا ہے اور مرتد کی سزا موت ہے۔ تقریباً ہر فقہ میں اس کا ذکر ہے۔ کتاب ”ناموس رسول ﷺ اور قانون توہین رسالت“ میں تفصیل کے ساتھ تمام مذاہب کا اس حوالے سے جائزہ لیا گیا ہے اور پھر بائبل کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔ اگر کوئی ان کے پادری کی توہین کرے تو اسے سنگسار کر دیتے ہیں۔ پیغمبر علیہ السلام کی ہی نہیں، پادری کی توہین پر بھی اتنی سنگین سزا ہے اور یہ بائبل کا قانون ہے۔ برطانیہ میں اٹھارہویں صدی تک توہین مسیح علیہ السلام کے ملزم یا مجرم کو زندہ جلادیا جاتا تھا اور اب بھی وہاں اس جرم کی سزا عمر قید ہے۔ اب پاکستان میں یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ اس قانون کے نفاذ کا طریقہ کار تبدیل کیا جائے۔ طریقہ کار کا تعین تو شریعت کرتی ہے۔ شراب پینے کی سزا 80 کوڑے شریعت نے مقرر کر دی ہے۔ ایک پروگرام میں اعجاز الحق اور میں شریک تھے۔ بات طریقہ کار پر ہو رہی تھی۔ وہ طریقہ کار کے لئے پرجوش تھے، ان سے سوال کیا گیا کہ اگر آپ کے سامنے رشدی آجائے تو آپ کیا کریں گے۔ اعجاز الحق نے فوراً کہا میں گولی مار دوں گا۔ یہ پروگرام ریکارڈ پر موجود ہے تو ان سے کہا گیا کہ آپ کا طریقہ کار کہاں گیا؟ آپ نے تو فوراً ہی گولی ماری۔ اعجاز الحق نے کہا کہ کوئی شخص یہ کیسے برداشت کر سکتا ہے؟ کہا گیا کہ آپ وزیر مذہبی امور ہوتے ہوئے یہ برداشت نہیں کر سکتے تو پھر ایک عام مسلمان سے کیا توقع رکھتے ہیں۔ آج کل طریقہ کار کی باتیں صرف اس قانون کو ختم

کرنے کے لئے کی جارہی ہیں اور اسی لئے آسیہ کا مقدمہ سامنے لایا گیا ہے۔ اب اس نے گستاخی کی ہے تو کیا اسے آئندہ ایسی گستاخیاں کرنے کے لئے لائسنس جاری کر دیا جائے؟ اس کی حمایت کے لئے گورنر پنجاب جیل میں گئے اور اس سے رحم کی اپیل پر دستخط کرائے۔ رحم کی اپیل تو اس وقت ہوتی ہے کہ جب سزا طے ہو جائے۔ ابھی تو کوئی مرحلے باقی تھے۔ یہ ایک ریفرنس ہے جو ایڈیشنل سیشن جج کی طرف سے ہائی کورٹ کے لئے ہے۔ وہاں پر گواہیاں شہادتیں ہوں گی۔ معاملہ ہائی کورٹ میں پیش ہو گا اور پھر سزا کے متعین ہونے کے بعد یہ کہا جاسکتا ہے کہ رحم کی اپیل ہو سکتی ہے یا نہیں۔ ایسے ہی کوئی اسے پھانسی پر نہیں لٹکا سکتا۔ لیکن جو لوگ قبل از وقت شور مچا رہے ہیں وہ دراصل خود توہین رسالت کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ ملک میں ایک قانون موجود ہے، اسے طریقہ کار کے مطابق چلنے دیں اور وقت سے پہلے شور مچا کر عدالت پر اثر انداز ہونے کی کوشش نہ کریں۔ گورنر پنجاب کہتے ہیں کہ یہ ضیاء الحق کا قانون ہے۔ میں انہیں عدالت کے کٹہرے میں کھڑا کر کے بتاؤں گا کہ یہ اللہ کا قانون ہے۔

سوال: گورنر پنجاب تو حکومت کا نمائندہ تھا؟

جواب: ہو گا، لیکن صدر زرداری نے معاملات کو نہایت دانشمندی سے سلجھایا اور ملعونہ آسیہ کی رحم کی اپیل فوری منظور نہیں کی اور توقع ہے کہ وہ اس طریقہ کار کو پورا ہونے دیں گے۔ بابر اعوان نے جس جرات کا مظاہرہ کیا ہے، وہ اچھی لگی۔ انہوں نے کہا کہ میں اس قانون کو نہ ختم ہونے دوں گا اور نہ اس میں ترمیم ہونے دوں گا۔ اگر وہ اپنے موقف پر ڈٹے رہیں تو ہم ان کے ساتھ ہیں۔ کیونکہ یہ پوری امت مسلمہ اور خاص کر پاکستانی مسلمانوں کی زندگی اور موت کا معاملہ ہے۔ یہ بہت حساس نوعیت کی بات ہے۔ ایک ممتاز مذہبی سیاسی رہنما کو حال ہی میں اپنی توہین کی بڑی فکر تھی لیکن توہین رسالت پر ان کا آج تک کوئی بیان نہیں آیا۔ ہماری زندگیوں سے اگر حضرت محمد ﷺ کا نام نکل جائے تو پھر ہمارے زندہ رہنے کا کیا جواز ہے۔ جب مسلمانوں نے اس قانون کے لئے جنگ لڑی اور سپریم کورٹ سے اس قانون کی منظوری حاصل کی تو امریکی اخبار نیویارک ٹائمز نے مضمون لکھا ”پاکستان وار آن کر سچز“ یعنی یہ قانون پاکستان کے عیسائیوں کے خلاف اعلان جنگ ہے اور انہوں نے توہین رسالت کے قانون کو نعوذ باللہ قریشی کا قانون (قریشیزلاء) کہا۔ انہوں نے لکھا کہ ایک پاکستانی وکیل اسماعیل قریشی نے یہ قانون بنایا ہے۔ یہ لوگ تو اس طرح کی شرارتیں کرتے رہتے ہیں۔ روس میں جب تک سوشلزم نہیں آیا تھا، وہاں پر بھی توہین مسیح کی سزا موت تھی۔ پورے یورپ میں اس کی سزا زندہ جلادینے اور موت کے سوا کچھ نہیں۔ آج بھی امریکہ کی بعض ریاستوں میں توہین مسیح علیہ السلام کی سزا موت ہے لیکن وہاں اس کے خلاف کوئی احتجاج کرتا نظر نہیں آتا۔ اس قانون پر احتجاج کرنے والوں کو سزا ملتی ہے کہ وہ کس طرح سے رائج قانون کے خلاف عوامی جلسوں میں تقریر کر رہے ہیں۔

سوال: کیا اس مسئلہ پر مسلمانوں کے اندر کوئی مسلکی اختلاف ہے؟

جواب: ہر گز نہیں! بلکہ فقہ جعفریہ کا حکم تو میں آپ کو بتا چکا ہوں۔ پھر خمینی کا ملعون رشدی کے لئے فتویٰ بھی آپ کے سامنے ہے کہ اسے جو بھی مسلمان جہاں دیکھے، فوراً مار ڈالے۔ میں نے اپنی کتاب میں ان کا ایک مکمل فتویٰ شامل کیا ہے اور امام خامنہ ای نے خمینی کے فتوے کو اس لئے جاری رکھا ہے کہ خمینی نے اپنی زندگی میں اس فتوے کو واپس نہیں لیا تھا۔ لہذا وہ بھی واپس نہیں لے سکتے۔ لیکن ہمارے ہاں نجانے کیسے لوگ ہیں اور ان کے اندر ایمان کی کیسی کمزور جڑیں ہیں، جب توہین رسالت کا قانون بنا تھا تو یہاں پر سیکریٹری قانون ضیاء محمود مرزا ہوا کرتا تھا جو فیصلہ میں نے سپریم کورٹ سے

حاصل کیا تھا کہ توہین رسالت کے مجرم کی سزا موت ہوگی۔ اس نے حکومت کی طرف سے اس فیصلے کے خلاف اپیل کر دی جبکہ اس وقت وزیراعظم میاں نواز شریف تھے۔ اس وقت میاں شریف جو نواز شریف کے والد تھے، میں ان سے ملنے کے لئے چلا گیا۔ میں نے ان سے کہا کہ میاں صاحب! آپ کا گھرانہ تو دینی گھرانہ مشہور ہے۔ آپ کے صاحبزادے یہ کیا کر رہے ہیں کہ توہین رسالت کی سزا موت مقرر ہوئی ہے تو وہ اس کے خلاف اپیل کر رہے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ اگر میں پریس کانفرنس کر دوں تو پھر کراچی سے خیبر تک ان کے خلاف احتجاج شروع ہو جائے گا۔ وہ حیرانگی سے کہنے لگے کہ یہ نواز نے کیا ہے؟ تو میں نے کہا کہ جی ہاں! آپ کے صاحبزادے میاں محمد نواز شریف نے ایسا کیا ہے۔ میاں شریف غصے میں آ گئے۔ انہوں نے اسی وقت ہاٹ لائن پر میاں نواز شریف سے رابطہ کیا اور پوچھا کہ کیا انہوں نے توہین رسالت کی سزا کے خلاف اپیل کی ہے؟ میاں نواز شریف نے کہا کہ ہم ایسا کس طرح کر سکتے ہیں؟ اس جرم کی موت سے بڑھ کر بھی اگر کوئی سزا ہو تو ہم وہ بھی دیں گے۔ یہ تو کسی کی شرارت معلوم ہوتی ہے اور پھر حکومت نے اپیل واپس لے لی۔ میں نے توہین رسالت کے قانون کے لئے اپنی پیشین میں ہر مکتبہ فکر اور ہر سیاسی جماعت کو شامل کیا تھا تاکہ اتحاد کا مظاہرہ ہو۔ آج ایک بار اسی اتحاد کی ضرورت ہے کہ ناموس رسالت کا تحفظ ہو۔ ورنہ قانون ناموس رسالت کا طریقہ کار تبدیل کرنے کے بعد ایک بار پھر قانون کو ختم کرنے کی بات کی جائے گی۔ میں ایاز امیر اور گورنر پنجاب کے خلاف توہین رسالت کے جرم میں مقدمہ دائر کروں گا۔ گورنر پنجاب نے یہ کہا ہے کہ توہین رسالت کی سزا اسلام میں نہیں ہے۔ انہیں یہ حق کس نے دیا ہے کہ وہ مسلمانوں کے جذبات سے کھیلیں اور قرآن کے حوالے سے جھوٹ بولیں؟ ایاز امیر مذاق اڑاتے ہیں کہ لوگ پاکستان کو اسلام کا قلعہ بنانے کا خواب دیکھتے ہیں۔ کیا یورپ میں کہیں عیسائیت کا قلعہ ہے؟ حالانکہ سارا یورپ اور امریکہ عیسائیت کا قلعہ ہے۔ بش نے ایسے ہی نہیں کہا تھا کہ ہم صلیبی جنگ لڑ رہے ہیں۔ یہ بھی کروسیڈ کی ایک قسم ہے۔

سلسلہ۔ فدایانِ ناموس رسالت

از قلم: مینیجر بلاکنگ فیس بک، علامہ برہان الحق جلالی

غازی عبدالقیوم خان شہید:

غازی علم دین کی طرح یہ بھی عظیم عاشق رسول ہیں کی جنگو گستاخ رسالت کو واصل جہنم کرنے کا شرف ملا۔ آپ 1911 میں پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق ضلع ہزارہ سے ہے۔ 1933 میں آریہ سماج حیدرآباد کے سیکریٹری نھورام نے ایک بدنام زمانہ کتاب ہسٹری آف اسلام لکھی۔ جس میں اس نے جان کائنات باعث تخلیق کائنات جناب رسالت مآب ﷺ کی شان کے خلاف غلیظ زبان استعمال کی۔ غازی عبدالقیوم خان شہید نے جو نامہ رکیٹ کی مسجد میں اس بد بخت کی دیدہ درہنی کے بارے میں سنا۔ 9 ستمبر 1936 کو دورانِ سماعت غیرت ایمانی کا ثبوت پیش کرتے ہوئے، نھورام کو واصل جہنم کر دیا۔ آپ کو غازی علم دین کی طرح اس جرم تعزیر عشق میں سزائے موت سنائی گئی۔ لہذا آپ نے عشق مصطفیٰ ﷺ میں جام شہادت نوش کیا۔

قلندر لاہوری جناب حضرت علامہ اقبال نے لاہور میں غازی علم دین شہید اور کراچی میں غازی عبدالقیوم خان شہید کے ان واقعات کے حوالے سے ایک قطعہ لاہور و کراچی کے عنوان سے بطور ہدیہ محبت اپنی شہرہ آفاق تصنیف ضربِ کلیم میں رقم فرمایا:

نظر اللہ پہ رکھتا ہے مسلمان غیور موت کیا شے ہے فقط عالم معنی کا سفر

غازی قاضی عبدالرشید شہید:

آپ دیوان مستون سنگھ آزاد ریاست دہلی میں خوش نویس تھے۔ وہیں پر کچھ آریہ سماج کے اسلام دشمن گستاخانہ ڈرامے اور کتابوں پر نظر پڑی۔ جس کے نتیجے میں کو آریہ قوم کے متعصب رویے، بیخ ذہنیت اور خبیث حرکات سے شدید نفرت ہو گئی۔ لہذا بروز جمعرات 23 دسمبر 1926 کو فتنہ ارتداد (شدھی تحریک) کے بانی گستاخ ہنر دھاند کو واصل جہنم کر دیا۔

بعد ازاں سیشن کورٹ نے سزائے موت کا حکم سنایا۔ اور آپ نے جولائی / اگست 1927 کو دلی سنٹرل جیل میں جام شہادت نوش فرمایا۔

غازی عبدالرحمن شہید:

جب جناب غازی علم دین شہید کی شہادت کے خلاف مانسہرہ میں احتجاجی جلوس نکالا گیا، اور جس میں مولانا غلام سرور صاحب نے بصیرت افروز غیرت ایمانی والا بیان فرمایا۔ اسکے دوران ہی کشمیر روڈ مانسہرہ شہر کی ایک دکان پر، ایک ہٹے کٹے سکھ گستاخ نے اپنے ساتھیوں کی موجودگی میں، جناب غازی

عبدالرحمن کے سامنے بکواسات کرنے شروع کر دیئے۔ اور اسی دورانِ خباثتِ دینی کو ظاہر کرتے ہوئے، جناب سرکارِ دو جہاں، مختارِ کون و مکاں، سرورِ سروراں، حضورِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ اقدس میں گستاخانہ لفظ بکا۔ تو جناب غازی عبدالرحمان شہید نے غیرت و جوشِ ایمانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسی وقت کلہاڑی کے وار کر کے اس خبیث کو جہنمِ واصل کر دیا۔ اسی اثناء میں اس جگہ اس گستاخ سکھ کا بھائی جگت سنگھ بھی موجود تھا، مگر اسے آگے بڑھنے کی جرات نہ ہوئی۔ اس کارِ نمایاں کے صلہ میں آپ نے جامِ شہادت نوش کیا۔

غازی مرید حسین شہید:

آپ بھلہ شریف چکوال کے ایک معزز گھرانے میں 1915 میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام نامی اسم گرامی عبداللہ خان تھا۔ آپ پیر صاحب آف سیال شریف کے خلیفہ مجاز خواجہ عبدالعزیز چشتی صاحب ضلع سرگودھا کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوئے۔ 1936 میں زمیندار لاہور اخبار کے ذریعے معلوم ہوا کہ شفاخانہ حیوانات ضلع گوڑگانوال کے انچارج ملعون ڈاکٹر رام گوپال نے اپنے جانِ کائنات جناب حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نام نامی اسم گرامی کی توہین کی خبیث جسارت کی۔ غازی مرید حسین نے اپنے پیر و مرشد سے دعائیں لیں اور اس ملعون کو جہنمِ واصل کر دیا۔

آپ کا تعاون چاہیے

- اگر آپ شعبہ تعلیم سے وابستہ ہیں یا عالم ہیں تو: ہمارے ساتھ قلمی تعاون کیجئے۔
 - اگر آپ جج یا وکیل ہیں تو گستاخانہ خاکوں کی قانونی روک تھام میں ہمارا ساتھ دیجئے۔
 - اگر آپ شعبہ آئی ٹی، بلاکنگ، انجینئرنگ سے وابستہ ہیں تو ہمارے ساتھ گستاخانہ خاکوں کی بلاکنگ میں بھرپور ساتھ دیں۔
 - اگر آپ مخیر یا سخی ہیں تو مالی تعاون دل کھول کے کیجئے۔
 - اگر آپ عام شہری ہیں تو مزید ممبر بنا کر اور وقت دے کر ہمارا ساتھ دیں۔
- ہم آپ سے توقع کرتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ تعاون اتنا کریں گے جتنا آپ کو نبی پاک ﷺ سے عشق ہے، کیونکہ ہمارا مقصد فقط تحفظ ناموس رسالت ہے۔

طریق الحق کیلئے علمائے اہلسنت کی حمایت

1- طریق الحق کو کثیر علما کی تائید حاصل ہے۔

2- 'وارث علوم علیحضرت، نبیرہ حجۃ الاسلام، نواسہ اعلیٰ حضرت (انڈیا)، محقق، مدبر، مفسر، محدث، جانشین حضور مفتی اعظم ہند، شہزادہ حضور مفسر اعظم ہند، مرشد کامل، شیخ طریقت، قاضی القضاۃ، افتہ الفقہاء، سلطان الفقہاء، زبدۃ المتقین، حضور تاج الشریعہ، مفتی اختر رضا خان قادری ازہری دامت برکاتہم العالیہ' کے جنوری ۲۰۱۵ میں طریق الحق کیلئے تاثرات:

"ماشاء اللہ طریق الحق کا کام بہت اچھا ہے۔ اہل طریق الحق کا ساتھ دینا اور ساتھ چلنا اعزاز کی بات ہے۔ میرا مشن بھی تحفظ ناموس رسالت ہے۔ طریق الحق کیلئے میری ہر وقت دعا ہے اور طریق الحق کیلئے میرا سب کچھ حاضر ہے۔"

3- طریق الحق جو کام کر رہی ہے، اس کی بڑی ضرورت ہے، یہ بہت مبارک اقدام ہے۔ میں طریق الحق کے مقدس مشن کے لئے ہر ممکن تعاون کے لئے تیار ہوں۔ (۱۴ جولائی ۲۰۱۳)

(سرپرست اعلیٰ طریق الحق، مفسر قرآن شیخ الحدیث مصنف کثیر کتب پیر طریقت سید ذاکر حسین شاہ سیالوی (سابق ممبر اسلامی نظریاتی کونسل) مدظلہ العالی)

4- حضور تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خان مدظلہ العالی نے طریق الحق کے بارے میں فرمایا: "اہل طریق الحق کے ساتھ چلنا اور مدد کرنا اعزاز کی بات ہے۔" (جنوری ۲۰۱۵)

انسداد الیکٹرانک کرائم ایکٹ میں طریق الحق کی تجویز کردہ ترامیم کیلئے حمایتی تاثرات

فی زمانہ انٹرنیٹ پر گستاخوں کا سلسلہ بہت بڑھ چکا ہے۔ انکی روک تھام کیلئے طریق الحق انٹرنیٹ پر انسداد الیکٹرانک کرائم ایکٹ میں ترامیم تجویز کی ہیں۔ یہ ترامیم تحفظ ناموس و رسالت کیلئے بہت اہمیت کی حامل ہیں۔ ملک میں انٹرنیٹ پر گستاخوں کی روک تھام کیلئے ایسی قانون سازی کی اشد ضرورت ہے۔ اگر یہ ترامیم نافذ ہو جائیں تو نہ صرف گستاخوں کا قلع قمع ہو جائے گا بلکہ وکیلوں، رنجوں کو بھی بہت فائدہ ہو گا، جو یہ کہتے پھرتے ہیں کہ ہمارے ہاتھ بندھے ہیں کیونکہ ایسا کوئی قانون لاگو نہیں اور نہ گستاخی کی جامع تعریف کہیں قانون میں موجود ہے۔

اسلئے ہم طریق الحق کی تجویز کردہ ان ترامیم کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔ اور حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ ان ترامیم کو نافذ العمل بنا کر تحفظ ناموس و رسالت کا فریضہ انجام دیں۔

ام کر ای: محترم و محرم جناب قائد اعلیٰ محمد ذاکر حسین شاہ سیالوی صاحب

معدہ: بانی و مہتمم

ادارہ: جامعہ الزکوة اور ایلینسٹ و جامع مسجد المصطفیٰ (مشرقیہ)

پتہ: عثمان غنی کالونی مغربیال روڈ راولپنڈی



6- مرد مومن مرد حق امیر جماعت اہلسنت پاکستان محترم سید شاہ تراب الحق صاحب کی حمایت:

۷۸۶/۹۲

جماعت اہلسنت پاکستان کراچی
Jum'at-e-Ahl-e-Sunnat Pakistan, Karachi

سید شاہ تراب الحق قادری
امیر جماعت اہلسنت پاکستان کراچی

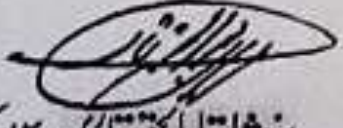
_____ تاریخ _____

اس فقیر نے ادارہ طریق الحق انٹرنیشنل کی جانب سے انسداد الیکٹرانک جرائم ایکٹ 2015ء (Prevention of Electronic Crime act 2015) میں تجویز کردہ ترامیم، بعض نئی تعریضات اور اضافی دفعات کی سفارشات کو کہیں کہیں سے دیکھا۔ میں اپنی حالات کی وجہ سے بالاستیعاب تو نہیں پڑھ سکا، تاہم جہاں جہاں سے بھی دیکھا اسے درست پایا۔

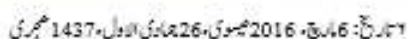
انٹرنیٹ کے ذریعے جہاں معلومات تک رسائی کو بہت آسان بنا دیا گیا ہے وہیں اس کے بے دریغ اور آزادانہ استعمال نے نوجوان نسل کے اخلاق کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ اس کے ذریعے مجرمانہ سرگرمیاں اور بھی تک جرائم کا ارتکاب کیا جا رہا ہے۔ اور ایسے لوگ جو انٹرنیٹ کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں رکھتے وہ ان جرائم پیشہ افراد کا شکار بن جاتے ہیں۔

اسی طرح انٹرنیٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے بعض اوقات لوگوں کی عزت اچھالی جاتی ہے یہاں تک اسلامی مسلمات، مقدس شخصیات اور مقامات مقدسہ کے بارے میں ہرزہ سرائی بھی کی جاتی رہی ہے۔ ایسی گستاخیوں اور جرائم کے انسداد کیلئے قانون سازی کی ضرورت تھی۔ جس کے نتیجے میں انسداد الیکٹرانک جرائم ایکٹ 2015ء کا اجراء ہوا۔

ادارہ طریق الحق انٹرنیشنل نے اس ایکٹ میں ضروری ترامیم اور اضافی دفعات کی سفارشات مرتب کر کے ایک اچھا اقدام کیا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے و طفیل ان کی اس سعی کو قبول فرمائے۔


سید شاہ تراب الحق قادری
 امیر جماعت اہلسنت پاکستان کراچی
 ۱۳ دسمبر ۲۰۱۵ء

دفتر: یوسف اسٹریٹ، نزد پاکستان چوک، شاہراہ لیاقت، کراچی، پاکستان۔ فون: 2216766 - 2620222
 فیکس: 2421291 - ای میل: sitemaster@ahlesunnat.net



مفتاح: فتح الحديث والتعليق برواية فائز القلبي وحمله مبرر ان اسلام آباد شری بورڈ و دارالافتاء جامعہ نعیمیہ رضویہ 8/4-اسلام آباد (جامعہ اسلام آباد)

کائنات کی عظیم ترین ہستی ﷺ کا تقدس و تقصیم، مدیجہ ایمان کی شرطِ اول ہے۔ اس عظیم ترین ہستی ﷺ کے تقدس کا تقاضا ہے کہ مسلمان خدا کے ابی و امی کا مہمداق اور عملی تصویر ہو۔ قرآنِ اعلان کرتا ہے کہ مومن اگر تمہاری آوازیں بھیجے یا اسے نبی کی آواز سے اونچی سوچیں تو ممکن ہے تمہارے عمر عمر کے اعمال خالص ہو جائیں (مفہوم)۔ اللہ اکبر

لے سانس بھی آہستہ کہہ کر کہ جس وقت کام آفتابی کی اس کارگر شیشہ گری کا

انہی بد بخت و سیاہ باطن سازش و سازش کرتے چلے جا رہے ہیں کہ کسی طور مسلمانوں کے حق سے ”دفعہ محمد ﷺ“ کو نکال دیں۔ اسی خاطر چھ سال قبل انہوں نے وفادار کے ایک مختصر ذریعے اخبار میں پڑاے رسول ﷺ کے خاکے کے اڑانے کی جہاد کی، پھر بارہ کے کے بد بختوں نے یہی بھی ایک چال چلایا، دیا بھر کے مسلمان روپ اٹھے، ہر جہلیلوں پر لے دیو اندہ ورمیدان میں نکل پڑے۔ جبکہ اپنے خون کے نذرانے دے کر ہاموسی رسالت سے اپنے تعلق کی گواہی دی۔ امت مسلمہ، عوامی حیثیت میں تو سراپا احتجاج رہی مگر حکمران مصلحتوں کا کھلا رہے رہے۔ اگر اس وقت مسلم حکومتیں بھرے ہوئے اقدام کر لیں اور ”مگر یہ کشتن و دہانول“ کے مصداق وفادار کے بارے کی تاک عملی میں رگزدہتیں کوئی امر کی وجہ سائنٹ ”فیس ایک“ پر کسی اور کو خاکوں کے توہین آمیز مقالے کی جرأت ہوتی اور نہ کسی بد باطن کو ہاروا غم ہانے کی۔ سب و شتم تو معمول کی بات ہے ہی یہ ناپاک لوگ تو اس سے بھی آگے جانا چاہتے ہیں، وفادار کے نے ایک ادب بھیجیں کر وہ مسلمانوں کی آنکھوں کے سامنے نئی مختصر ﷺ کے استہزاء اور تضحیک کے لئے ان کے کارڈن ہانے کے مقالے کا انعقاد ہی کر اٹھا اور چارلی ہیلڈ و گسٹار طین مارچ کے بعد سرائیہ لاکھ مستحانہ خاکوں کی اشاعت کر ڈالی۔ اب اعرضیت پہ لگا تار ان مستحیوں کا لاتنا ہی سلسلہ یوں چل جائے کہ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا۔

ان سب جہاد قوتوں کے پیچھے مقصدیت یہ ہے کہ مسلمانانہ دھڑ کو کوئی عملی قدم اٹھائیں اور نہ ہی ان کو کوئی خاص اشتعال آئے۔ زیادہ سے زیادہ ہال میں ہی کچھ کرنے کی حسرت کر کے رہ جائیں گے یا اپنی جانوں کے اندر ہی اندر درد و پائیں گے۔ مسجد و مسافر پر آکر تہذیب و رہبانوں نے کی ہر دعائیں و تحریک، اخبارات میں کالم لکھ کر بات ختم ہو جائیگی۔ ہمارے ملک خدا اور اس میں محبوب بھی کھول دی گئی، ملعونہ آمریہ کیلئے انجیلز انکھ میڈیا اوپن رہا اور قذافی مثلاً قذافی شہید کیلئے انجیلز انکھ میڈیا بلک آؤٹ کیا گیا۔ دیکھ لیجئے، ہمیں اللہ کے سامنے حاضر ہونا ہے، حوض کوثر پر سرکارِ دو عالم ﷺ کا سامنا بھی کرنا ہے۔ اپنی تم گھمٹوں پر بڑی دنیا کی پٹی اور لوں پر گھرے رنگ کی دھڑک کی دھڑ سے اپنی بے حس کا کل جواب بھی دینا ہے۔ کہیں خدا مستند اٹھائی نہ رہے۔

محرم ہارمین، ایسے قوانین بنانے کی اشد ضرورت ہے جس سے نبی کریم ﷺ کے احکام کے اصول کے تحت تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی کرنے والے کو فی اللہ سزائے موت دی جائے۔ مسلمان ریاست اس سے متعلق قوانین بنانے کی پابندی ہے اور حکومت وقت پر یہ لازم ہے کہ اٹھے اور آواز دیں، پلٹ کر اس وقت تک جب تک بین الاقوامی سطح پر ایسے قانون کی تشکیل عمل میں نہیں آجاتی جس کے تحت ایسے گستاخوں کی عمل جاتی کی جائے کہ دوبارہ کوئی اس طرح کی حرکت کی جرات نہ کرے۔

بقیہ اگلے صفحہ پر جاری ہے۔۔۔

55



الحمد للہ! اسلام آباد شرعی بورڈ و دارالافتاء جامعہ اسلام آباد عرصہ دراز سے تحفظِ ناموس و رسالت، فتاویٰ فحش، قہقہہ و تہلیل اور خدمتِ دین کیلئے پیش قدمیاں کر رہا ہے۔ اور کیوں نہ ہو کہ یہ ایک ایسا ادارہ ہے جسکی بنیادوں میں جہیزہ معشوقِ رسول کی سیرابی خود پرست محافظِ ناموس و رسالت جلاشی قوم حضرت مولانا علامہ الحاج الشیخ ابو داؤد محمد صادق صاحب علیہ الرحمۃ ہوئی ہے اور فوجِ لبنان مفتی اعظم پاکستان حضرت حافظ الحدیث علامہ سید محمد جلال الدین مہدی رحمۃ اللہ علیہ کی نظرِ خاص نصیب ہے۔


شرعی بورڈ و دارالافتاء جامعہ اسلام آباد کے سامنے طریقِ الحق اعترافِ شخص کی جانب سے ایک شرعی قانونی مسودہ پیش کیا گیا۔ ہم مطالعہ و تجزیہ کرنے کے بعد اس تجزیے پر پہنچے ہیں کہ یہ سلسلہ تحفظِ ناموس و رسالت موثر قانون سازی کی کاوش ہے۔ طریقِ الحق اعترافِ شخص نے گستاخیوں کے قلع قمع کیلئے PREVENTION OF ELECTRONIC CRIME ACT یا مندرجہ بالا ایکٹ کے تحت ایکٹ میں ترامیم یہ اندیشہ گستاخی سے روکنا ہے۔ اس میں طریقِ قانونی شرعیہ و الٰہیہ ہر گوشہ گستاخی کو مد نظر رکھا گیا ہے، جسکی اہم خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

- گستاخی کی تعریف اور اسکو سبب و اثر ایکٹ جرم میں لایا۔ وہیشت گردی یا سبب و اثر گستاخی کی بدترین شکل قرار دی گئی ہے۔
- ناموس و رسالت پر تلب لگانے کے جرم ناموس و رسالت کے اہلکار کے اہلکار کی حق و سبب کو گستاخی کی گئی ہے۔
- اللہ جل جلالہ، تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام، صحابہ کرام علیہم السلام کی ذوات یا صفات یا مقدس ناموں کی شان کے خلاف کی گستاخی اور آسمانی کتب و صحیفہ سبب و اثر و کتب مشرق، مسجد نبوی و گنبد خضراء علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی گستاخی کے احکامات شریعت مطہرہ کی روشنی میں وضع کئے گئے ہیں جو کہ پہلے پاکستان کے قوانین میں نہ تھا۔

میں بددیانتی و سرپرست اسلام آباد شرعی بورڈ و دارالافتاء جامعہ اسلام آباد کیوں نہ ہو کہ اس کی عملی حالت کے ناموں اور جملہ میرٹن شرعی بورڈ (جن کی کتب ساتھ بھی لگی گئی ہے) جسکی تعداد ۱۰۰ سے زائد ہے) جسکی اس حالت میں میرے ساتھ شامل ہے۔

ہماری حکومت وقت سے درخواست ہے کہ ان قوانین کو نافذ کرے۔ عالم اسلام کی عزت، پیارے رسول ﷺ کی عزت و ناموس ہی میں ہے۔ اگر ہم ناموس و رسالت ﷺ کی حفاظت نہ کر پائے تو یقیناً ہماری اپنی اور عالم اسلام کی عزت بھی باقی نہ رہے گی۔ کسی گستاخی کو ”تہذیب و مصلحت“ سے نام پر برداشت کر لیں، اپنے ایمان سے ہاتھ دھو، اور دوسروں کے ایمان چھین جانے کا راستہ ہموار کرنے کے مترادف ہے۔ ہماری عقلی قوت کا سرچشمہ رسول رحمت ﷺ کی ذات گرائی ہے۔ اس کی حفاظت، اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز رکھنے میں ہماری زندگی ہے۔ ذات رسالت مآب ﷺ پر شک و برائے نام کے مسلم معاشرے کا مرکز و محور ہے اس لئے جو زبان آپ ﷺ پر طعن کے لئے کھلی ہے اگر اسے کانٹا نہ جائے اور جو لہجہ آپ ﷺ کی گستاخی کے لئے اٹھتا ہے اگر اسے قوت نہ جائے تو اسلامی معاشرہ امتدادی و عملی فساد کا شکار ہو کر رہ جائے گا۔ وقت کا تقاضا ہے کہ طریقِ الحق کے چار شدہ اس قانون کو نافذ کر کے تمام حکومتی ذرائع کو روکے کاروائی ہوئے ان گستاخیوں کا منہ قوی و بے دیا جائے اور وہ اقدامات کئے جائیں کہ آئندہ کسی کو ایسی غلط سازش کرنے کی جرأت تو نہ کہنا سوچنے تک کی صحت نہ ہو۔

ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ طریقِ الحق کی اس سعی کو قبول فرمائے اور ہمارے کھراؤوں کو توفیق دے کہ وہ انگوٹھا نڈ کے شان رسالت کے تحفظ کی سعی کریں۔


Dr. Muhammad Zafar Iqbal Jalebi
Principal Jamia Ghosia Ahle Sunnat
Islamabad, 3500-556803


دستخط و مهر: شیخ الحدیث والتفسیر و فیض و کثر ظفر جلالی

تاریخ: ۱۶ مارچ ۲۰۱۶

Jamia Islamabad

Street No 84, I-8/4 Islamabad Pakistan
Ph: +92-300-5566803, 0092514864945
Email: drzafarjalebi@gmail.com & jalebi.pek@gmail.com

Location Map



سنی علماء کونسل

بھائی پھیر و



0335-4172937
0333-4391006

۶ مارچ ۲۰۱۵ء

تاریخ 06-03-2015

السلام علیکم

ادارہ طریق الحق انٹرنیشنل کی کاوشوں کا ذکر کچھ عرصہ قبل
علامہ محمد رفیع الدین نورانی نے "سنی علماء کونسل" کے علماء کرام
گوشہ نما کر کیا۔ اور بالخصوص "السداء الیکٹرانک جرائد ایکٹ 2015"
میں تجویز کردہ ترامیم و تعویضات و سفارشات کو پیش کیا۔

یقیناً یہ سب کام نہایت لائق صبر و تحسین ہے۔ ہم طریق الحق کے
مجلد ہمبرن کو مبارکباد کیساتھ مکمل حمایت کی یقین دہانی کرتے ہیں۔

ہم حکومت وقت سے کہتے ہیں کہ وہ ان تمام
اختلافی ترامیم کو نافذ العمل کر کے تحفظ ناموں
رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دلچسپ
انجام دے۔

والسلام!

چئین سنی علماء کونسل و مجلہ علماء کرام سنی علماء کونسل

محمد رفیع الدین نورانی

06-03-2015
دستخط جنرل میگزین

پیر محمد سلیم افضل چشتی

06-03-2015
دستخط صدر

نوٹ:- آپ بھی یہاں تاثرات قلمبند کر سکتے ہیں۔ <http://treequlhaq.com/contact-us/>

یا آپ نیچے تاثرات لکھ کر یا معروف علماء سے لکھوا کر طریق الحق ہیڈ کوارٹرز (مکان نمبر 1، گلی نمبر 1/5H، سردار ممتاز والی گلی، غوثیہ سٹریٹ، بہار کالونی، ڈھوک لکھن، ڈاکخانہ صدر، تحصیل و ضلع راولپنڈی، پاکستان) ارسال کر دیجئے۔

تاثرات

ممبر بننے کا طریقہ

اگر آپ بھی ناموس رسالت کے لئے کام کرنے کے خواہاں ہیں تو طریق الحق کے ممبر بن جائیں۔ ممبران میں سے کسی بھی طریقے سے بنا جاسکتا ہے۔ طریق الحق کی طرف سے جواب آنے پر آپ ممبر بن جائیں گے۔ جو ممبر ۱۰۰۰ پوائنٹ بنائے گا اسکو انعام کے طور پر یہ مجلہ مفت دیا جاسکتا ہے:-

طریقہ نمبر ۱:- نیچے دیئے گئے فارم کو پر کر کے اس پتے پہ ارسال کریں: طریق الحق ہیڈ کوارٹرز (مکان نمبر 1، گلی نمبر 1/5H، سردار ممتاز والی گلی، غوثیہ سٹریٹ، بہار کالونی، ڈھوک لکھن، ڈاکخانہ صدر، تحصیل و ضلع راولپنڈی، پاکستان) پر بھیجیں۔

طریقہ نمبر ۲:- طریق الحق ایس ایم ایس سروس کے میج کے جواب میں نام، پتہ، تعلیم اور جس چیز میں مہارت ہے وہ لکھ کے پر بھیجیں۔ 9900 یا 40404 یا طریق الحق سرکاری نمبر 03316565505 پر ایس ایم ایس کر دیں۔

طریقہ نمبر ۳:- ویب سائٹ پر دیئے گئے فارم کو پر کیجئے۔ <http://treequlhaq.com/wp-login.php?action=register>



(انٹرنیشنل)

ممبر شپ فارم

طریق الحق

(انٹرنیٹ)

مفت ایس ایم ایس ایکسٹوٹ کرنے کے لیے treequilhaq کے لیے 40404 / 9900 پر بھیجیں
 اڑیل: treequilhaq@gmail.com, 03254-5320745, treequilhaq@pk.com, 03254-404040500, (Schd FR PK)
 طریقہ کار کے لیے ہمیں ای میل کے ذریعہ درخواست دے دیں یا 120: FAYSPKCA@treequilhaq.com (BIC)
 02344006000000000213, 02344006000000000213, طریقہ کار کے لیے درخواست دے دیں: خیامان سر سید راولپنڈی
 www.treequilhaq.blogspot.com, طریقہ کار کے لیے درخواست دے دیں: خیامان سر سید راولپنڈی

THN/PK-

طریق الحق نمبر (ممبر شپ رجسٹریشن نمبر):

رجسٹریشن کی تاریخ:-

ت:

والدكانام:

موہاک

تعلیمی قابلیت :-

 $\frac{1}{2}$

ای میل

انٹرنیٹ پہ کوئی ذاتی لنک یا ویب سائٹ:
(مثلاً فیس بک، سکا ئپ، واہجرو وغیرہ)

4

خاص شوق یا مہارت :-

413

• REEFER C/O

مندرجہ ذیل شعبوں میں سے کس پر کام کرنا چاہتا/ چاہتی ہوں۔ اس کے سامنے ✓ کا نشان لگائیں۔

1	تحفظ ناموس رسالت اور فروغ عشق رسول ﷺ
2	اسلام مخالف ویب سائٹس کا قلع قمع اور اسلام دشمن عناصر کے خلاف شعور
3	اسلامی علم و تحقیق کا فروغ
4	اسلامی رفا و عامہ

□ میں تصدیق کرتا / کرتی ہوں کہ تحریک کے قوائد و ضوابط پر کاربند رہوں گا / گی۔

ڈائریکٹر / مینیجر کا نام -

ڈائریکٹر مینجنگ کے دستخط۔

(انٹرنیشنل)

الحق - طريق الحق

طریق الحق نمبر: THN/PK- تاریخ

THN/PK-

نام

والله

4

站

طریق الحق کے کسی بھی کام میں کمالی اختیارات کے ساتھ صدقہ و عطا دینے کیلئے اس کا وٹ نمبر میں جمع کروائیں۔

023400600000213,SWIFT(BIC): FAYSPKKA120

ملفوظات امام اہلسنیچے treequihq لکھنؤ 9900 / 40404 پر بھیجیں ایمیل: treequihq@gmail.com

طریق الحق کے قواعد و ضوابط

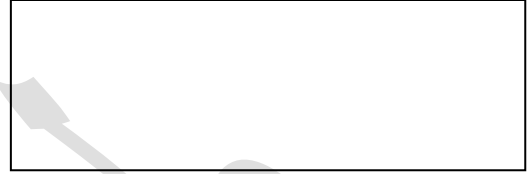
- [illegible]

□ میں تصدیق کرتا کرتی ہوں کہ تحریک کے قواعد و ضوابط پر کاربند رہوں گا گی۔ دستخط ممبر

نوٹ: کارڈ کی آگشددگی کی صورت میں اس نمبر پر اطلاع دیں 0323-5040050

مجلہ ایڈیٹر کی تصدیق

میں تصدیق کرتا ہوں کہ یہ رسالہ ہر قسم کی غلطی سے پاک ہے۔



مفتی طریق الحق مینیجر بھائی پھیر و علامہ قمر الدین نورانی صاحب
طریق الحق (العالمی)

مرکزِ حُسنِ کارکردگی کی تصدیق

مہر تصدیق اول:

مرکزِ حُسنِ کارکردگی شعبہ شرعی امور

میں تصدیق کرتا ہوں کہ یہ رسالہ ہر قسم کی شرعی غلطی سے پاک ہے، مطبوعہ آیات و احادیث میں متن و حوالہ کی کوئی غلطی نہیں۔



ڈائریکٹر شرعی امور علامہ تصور حسین صاحب

طریق الحق (العالمی)

مہر تصدیق دوم:

مرکزِ حُسنِ کارکردگی شعبہ بولاک

میں تصدیق کرتا ہوں کہ یہ رسالہ ہر قسم کی بولاک و آئی ٹی کی غلطی سے پاک ہے، نیز تجبی و طباعت کی کوئی غلطی نہیں۔



ڈائریکٹر بولاک برهان صدیقی صاحب

طریق الحق (العالمی)

مہر تصدیق سوم:

مرکزِ حُسنِ کارکردگی

میں تصدیق کرتا ہوں کہ یہ رسالہ ہر قسم کی قانونی غلطی سے پاک ہے۔



چیف ڈائریکٹر کی توثیق



چیف ڈائریکٹر طریق الحق پاکستان سید غلام نبی بخاری صاحب

طریق الحق (العالمی)

TREEQULHAQ

I N T E R N A T I O N A L



WWW.TREEQULHAQ.COM

